مسئلہ سیاہ خضاب

تصنیفِ لطیف

حُضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی

محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

Visit Owaisi Books

www.faizahmedowaisi.com

شیخ الحدیث والتفسیر حاجی الحرمین والشریفین استاذ الاساتذہ حضرت علامہ استاذیم مولانا فیض احمد اُویسی دامت برکاتہم العالیہ۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ!

بعد از سلام و نیاز عرض یہ کہ کالے خِضَاب کے بارے میں کچھ دنوں سے یہاں اختلاف پایا جاتا ہے۔ کچھ حضرات مجاہدین کے حوالہ سے اور حضرت مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے کالے خِضَاب (کالا رنگ) داڑھی وغیرہ کو لگاتے ہیں اور بَر ملا اس کی تشہیر کرتے رہے ہیں کہ کالا خِضَاب لگانا درست ہے اور احادیث سے ثابت ہے۔

آپ کرم نوازی فرمائیں فتویٰ جاری فرمائیں تاکہ عوام الناس صحیح مسئلہ سے آگاہ ہو سکیں اور آپ کا فتویٰ تمام سُنّیوں کو قابلِ قبول اور معتبر ہے۔

والسلام

نیاز مند محمد اختر ہمدم قادری

مدرسہ غوثیہ نقشبندیہ صادق آباد

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّيۡ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ

عَزِيۡزِيۡ الۡاَعِزَّ الۡاَكۡرَمُ مولانا الفَاضِلَ الۡمُحۡتَرَمُ سَلَّمَهٗ رَبُّهُ الۡأَعۡظَمُ

وَعَلَيۡكُمُ السَّلَامُ وَرَحۡمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ! ملفوف گرامی تشریف لایا، صورتِ حال سے آگاہی ہوئی۔ بفضلہ تعالیٰ اہلِ سنت کی خوش قسمتی ہے کہ وہ دورِ حاضرہ میں جملہ مشائخِ عظام چشتیہ و قادریہ، نقشبندیہ و سہروردیہ و اُویسیہ اور تمام علماءِ کرام، خواہ وہ کسی لحاظ سے اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی قدس سرہ سے شاگردی اور مریدی کی نسبت بھی نہ رکھتا ہو، آپ کی تجدید (دین کی تجدیدواحیاء) کے نہ صرف قائل بلکہ مکمل اعتماد ووثوق (کامل بھروسہ) رکھتے ہیں۔ اور نہ صرف ہندو پاک بلکہ بفضلہ تعالیٰ عرب و عجم کے مشائخ و علماء نے آپ کو مجدّدِ برحق تسلیم کیا۔ اس لئے آج کل اور گذشتہ صدی میں جس نے بھی اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی قدس سرہ العزیز کی تحقیق سے منہ موڑا تو گمراہی میں بھٹکا اور شرعی مسئلہ میں ہزاروں ٹھوکریں کھاتا نظر آیا، بلکہ تحقیقِ محض (خالص تحقیق) ضِد و عناد (ہٹ دھرمی و دشمنی) سے انکار کیا تو ہوائے نفس (خواہش نفس) کا پیرو سمجھا گیا۔ اس کے دلائل و شواہد پیش کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔

سیاہ خِضَاب (کالے رنگ) کے لئے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کی مستقل تصنیف آج بھی مطبوعہ (چھپا ہوا) موجود ہے۔ اس کا نام بھی سیاہ خِضَاب (کالے رنگ) کے عمل کو سمجھانے کے لئے ہے اس کا نام ہے: **حَكُّ الۡعَيۡبِ فِيۡ حُرۡمَةِ تَسۡوِيۡدِ الشَّيۡبِ** یعنی سفید بالوں کا سیاہ عیب۔[1]

اس کے ترجمہ سے سمجھدار کو پند و نصیحت کافی ہے آپ نے اس کے بارہ صفحات میں صحیح احادیث مبارکہ اور فقہاءِ کرام کے (۱۱) مُفۡتٰی بِہٖ (جس پر سب کا اتفاق) اقوال نقل فرما کر اعتراضات کے نہایت مُحَقِّقَانَہ انداز میں جوابات لکھے ہیں۔ اور اس مسئلہ میں آپ کی تحقیق سے کسی نے انکار نہ کیا بلکہ آپ کے مشہور حریف دیوبندیوں کے بڑے امام گنگوہی نے بھی نہ صرف تائید و توثیق کی بلکہ صاف لکھا کہ "خِضَاب خواہ کسی طرح ہو روایاتِ صِحَاح (صحیح روایات) اور احادیث وفقہ سے کراہت ثابت ہے جواب صحیح ہے۔ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ"

اس تحریر پر گنگوہی نے اپنے مہر بھی ثَبت کی جس کا نشان ذیل میں ہے۔ (رشید احمد ۱۳۰۱ھ)

علاوہ ازیں اس دور کے نقشبندیوں کے شیخ کامل اور ہندوستان بھر کے مشہور مفتی حضرت علامہ مولانا محمد ارشاد حسین رامپوری قدس سرہ نے بھی سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) کی کراہت پر مہر ثَبت فرمائی ہے اور فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح حناء ووسمہ[2] کے جواز کی تصریح فرمائی۔ چنانچہ آپ کا فتاویٰ اور مہر کا نشان ملاحظہ ہو۔ "مذہب صحیح حنفیہ کا یہ ہے کہ خِضَاب حنا اور وسمہ (مہندی) حَسَنٌ (اچھا) ہے۔"

قَالَ فِيۡ «الۡغَايَةِ»: وَالۡخِضَابُ بِالۡحِنَّاءِ وَالۡوَسۡمَةِ حَسَنٌ. وَقَالَ فِيۡ «رَدِّ الۡمُحۡتَارِ»: وَمَذۡهَبُنَا أَنَّ الصَّبۡغَ بِالۡحِنَّاءِ وَالۡوَسۡمَةِ حَسَنٌ.

(محمد ارشاد حسین رامپوری عفی عنہ)

(محمد ارشاد حسین احمد ۱۲۸۲ھ)

---

(1) سفید بالوں کو کالا کرنے کی حرمت کے بارے میں عیب۔ (س رضا)

(2) حنا یہ ایک پودا ہے جس کے پتوں کو پیس کر مہندی بنائی جاتی ہے، اس کا رنگ عام طور پر سرخی مائل نارنجی یا گہرا ابھرا ہوا ہوتا ہے۔ وسمہ یہ بھی ایک قدرتی رنگ دینے والا پودا ہے، لیکن اس سے حاصل ہونے والا رنگ عام طور پر گہرا انیلا یا سیاہی مائل کالا ہوتا ہے۔ (س رضا)

اور علمائے بدایوں رحمہم اللہ تعالیٰ جن کے علم کا سکّہ تمام ہندوستان کے علماء وفُضلاء پر غالب تھا اُنہوں نے بھی اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے مسئلہ مذکورہ کی تصدیق کرکے مہریں ثَبت فرمائیں ملاحظہ کیجئے۔(عبدالقادر محب الرسول قادری ۱۹۲۱ھ)(عبدالمقتدر مطیع الرسول)

یہ وہ علماءِ کرام ومفتیانِ عظام رحمہم اللہ ہیں جن کا فتویٰ علماءِ کرام میں مقبول اور مشائخ کرام کی درگاہوں کے سجادہ نشینوں اور عوام میں مرغوب القلوب (پسند) تھا اور مخالفین کو بھی ان کے فتاویٰ سے انکار نہ تھا اور سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) کی حرمت میں تو دیوبندی بریلوی اختلاف کو معمولی طور پر بھی دخل نہیں۔

اسی لئے اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے تصنیف مذکورہ کے آغاز میں لکھا۔

الجواب: صحیح مذہب میں سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے کی) حالت جہاد کے سوا مطلقاً حرام ہے۔ جس کی حرمت پر احادیثِ صحیحہ ومعتبرہ ناطق (شاہد ہیں)۔[3]

اس کے بعد آپ نے سولہ احادیثِ صِحاح درج فرمائیں جن کی آگے چل کر فقیر تلخیص (خلاصہ) پیش کرے گا۔(ان شاءاللہ)

اور علاوہ تصنیف مذکور کے اپنی دوسری تصانیف میں بھی مسئلہ سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) کو سختی سے روکا۔ ملفوظاتِ شریفہ میں تو نہایت شدومد (سختی) سے مُمانعت فرمائی۔

مرید نے عرض کی "حضور ایک کتاب میں میں نے دیکھا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے وقت رِیش مبارک میں خِضَاب تھا۔" اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ "خِضَابِ سیاہ یا اس کی مثل حرام ہے۔" اس کے بعد احادیثِ مبارکہ بیان فرما کر ارشاد فرمایا کہ "امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجاہد تھے اُنہیں جائز تھا تم کو حرام۔"[4] (ملفوظ، جلد ۲، صفحہ ۹۷)

ایک اور جگہ میں ناراضگی کے لہجہ میں فرمایا کہ "وسمہ سے ہو یا تمہ سے سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنا) حرام ہے۔"[5]

(ملفوظ، جلد ۳، صفحہ ۶۱)

ایک اور جگہ زن مرید کو زجر فرمائی کہ "بوڑھا بیل سینگ کاٹنے سے بچھڑا نہیں ہوسکتا۔"[6]

یہ اس سائل کے جواب میں فرمایا جس طرح مجھ سے سوال ہوا کہ اگر جوان عورت سے مردِ ضعیف نکاح کرنا چاہے تو خِضَاب (داڑھی وبالوں کا رنگ) سیاہ کر سکتا ہے یا نہیں؟ (ملفوظ، جلد ۳، صفحہ ۱۶)

چونکہ دورِ حاضرہ میں سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) کی اصل اور عِلّت غائی یہی مرض ہے اسی لئے آخر میں فقیر اس اس پر مُفَصَّل (تفصیلاً) گزارش کرے گا۔

(ان شاءاللہ)

تصنیفِ مذکور کے آخر میں لکھا ہے کہ سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) خواہ مازو ہلیلہ[7] کا ہو یا نیل[8] کا خواہ حنائے مخلوط خواہ کسی چیز کا سوائے مجاہدین کے سب کو حرام ہے۔ اور صرف مہندی کا سرخ خِضَاب یا اس میں نیل کی کچھ پتیاں ملا کر جس میں سُرخی میں پختگی آجائے اور رنگ سیاہ نہ ہونے پائے سنّتِ مُستَحَبَّہ

---

(3) فتاوی رضویه, رساله حك العيب في حرمة تسويد الشيب, 497/23, رضا فاونڈیشن، 1423ھ 2003ء.

(4) ملفوظات اعلی حضرت, سیاہ خضاب, 2/296, مکتبۃ المدینہ، کراچی

(5) ملفوظات اعلی حضرت, وسمہ سے تیار کیا ہوا سیاہ خضاب, 3/347, مکتبۃ المدینہ، کراچی

(6) ملفوظات اعلی حضرت, شادی کرنے کے لئے سیاہ خضاب لگانا, 3/347, مکتبۃ المدینہ، کراچی.

(7) کچھ روایتی نسخوں میں یہ **بالوں کو مضبوط اور سیاہ** بنانے کے لیے بھی استعمال ہوتے ہیں۔(س رضا)

(8) یہ ایک **پودا** ہے جس کے پتوں سے نیلا رنگ نکالا جاتا ہے۔(س رضا)

ہے۔ پھر شیخ محقق علامہ عبد الحق قدس سرہ کی اشعۃ اللمعات کا حوالہ لکھا اور حسبِ سابق احادیث مبارکہ وعباراتِ فُقہاء سے مسئلہ کو مُحقَّقْ (تحقیق شدہ) فرمایا اور خدا سے خوف رکھنے والوں کو آخر میں وعید فرمائی کہ احادیثِ مبارکہ میں سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) پر سخت سخت وعیدیں ہیں اور مہندی کے خِضَاب کی ترغیبیں بکثرت وارد ہیں۔(9)

تبصرہ اُویسی غفرلہ: چونکہ خِضَابِ سیاہ پر عمل اکثر ہمارے اہل سنت بھائیوں کا ہے اور ان کا ضمیر بلکہ زبان سے اقراری بلکہ موج میں آجائیں تو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کی نسبت بریلویت پر فخر کرتے نہیں تھکتے لیکن اگر ان کی اپنی نفسانیت (خواہش) دخیل ہو جائے تو ناجائز طور پر کسی شیخِ کامل اور بزرگ ولی اللہ کے کسی ضعیف قول یا کمزور ملفوظ کا سہارا لے کر اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی تحقیق کو پسِ پشت ڈال دیں گے جیسے یہاں ہوا کہ حضور قبلہ گولڑوی سرکار قدس سرہ کا سہارا لیا گیا اس کے جوابات فقیر ان شاء اللہ آخر میں عرض کرے گا۔ فی الحال فقیر گولڑوی سرکار قدس سرہ کے آقا بلکہ انبیاء و اولیاء بلکہ جملہ عالم کائنات کے پیر و مرشد اور امام حضور صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ارشاداتِ گرامی پیش کرتا ہے شاید کسی کو خوفِ خدا نصیب ہو جائے۔

(۱) حضور سید عالم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والدِ ماجد حضرت ابو قُحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی داڑھی سفید دیکھ کر ارشاد فرمایا:

غَيِّرُوا هَذَا بِشَيْءٍ، وَٱجْتَنِبُوا ٱلسَّوَادَ(10) یعنی اس سفیدی کو کسی چیز سے بدل دو اور سیاہ رنگ کے بغیر۔

(رواہ احمد و مسلم وابوداؤد و نسائی وابن ماجہ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

فائدہ: روایات کی سندات بھی فقیر اس لئے لکھ رہا ہے تاکہ کوئی مشہور حربہ استعمال نہ کرے کہ ممکن ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہو اسی لئے یاد رہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور کالے خِضَاب لگانے کی خصوصیت سے منع موجود ہے۔

(۲) حضور صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: غَيِّرُوا ٱلشَّيْبَ وَلَا تَقْرَبُوا ٱلسَّوَادَ(11) یعنی پیری (بڑھاپے) کی تبدیلی کرو اور سیاہ رنگ کے پاس نہ جاؤ۔

(رواہ احمد فی مسندہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

فائدہ: یہ حدیث شریف بھی صحیح ہے اور اس میں بھی کالے (سیاہ) خِضَاب لگانے کی ممانعت صحیح الفاظ میں ہے۔

(۳) حضور صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں یَكُونُ قَوْمٌ فِي آخِرِ ٱلزَّمَانِ، يُخَضِّبُونَ بِهَذَا ٱلسَّوَادِ كَحَوَاصِلِ ٱلْحَمَامِ، لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ ٱلْجَنَّةِ.(12)

---

(9) فتاوی رضویہ, رسالہ حك العیب في حرمة تسويد الشيب, 485/23, 486, رضا فاونڈیشن، 1423ھ 2003ء.

(10) صحيح مسلم, كتاب اللباس والزينة, باب استحباب خضاب الشيب بصفرة أو حمرة وتحريمه بالسواد, 1663/3, رقم الحديث 2102, مطبعة عيسى البابي الحلبي وشركاه القاهرة, 1374 هـ 1955 م.

سنن أبي داود, أول كتاب الترجل, باب في الخضاب, 267/6, رقم الحديث 4204, دار الرسالة العالمية, الطبعة الأولى، 1430 هـ 2009 م.

سنن النسائي, كتاب الزينة, النهي عن الخضاب بالسواد, 138/8, رقم الحديث 5076, المكتبة التجارية الكبرى بالقاهرة, الطبعة الأولى، 1348 هـ 1930 م.

سنن ابن ماجه, كتاب اللباس, باب الخضاب بالسواد, 1197/2, رقم الحديث 3624, دار إحياء الكتب العربية فيصل عيسى البابي الحلبي.

(11) مسند أحمد, 210/21, رقم الحديث 13588, مؤسسة الرسالة, الطبعة الأولى، 1421 هـ 2001 م.

(12) مسند أحمد, 276/4, رقم الحديث 2470, مؤسسة الرسالة, الطبعة الأولى، 1421 هـ 2001 م.

سنن النسائي, كتاب الزينة, النهي عن الخضاب بالسواد, 138/8, رقم الحديث 5075, المكتبة التجارية الكبرى بالقاهرة, الطبعة الأولى، 1348 هـ 1930 م.

سنن أبي داود, أول كتاب الترجل, باب ما جاء في خضاب السواد, 272/6, رقم الحديث 4212, دار الرسالة العالمية, الطبعة الأولى، 1430 هـ 2009 م.

الأحاديث المختارة لضياء الدين القدسي, مسند عبد الله بن عباس, عبد الكريم بن مالك الجزري عن سعيد بن جبير عن ابن عباس, 232/10, رقم الحديث 244, دار خضر للطباعة والنشر والتوزيع بيروت لبنان, الطبعة الثالثة، 1420 هـ 2000 م.

یعنی آخر زمانہ میں کچھ لوگ سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) کریں گے جیسے کبوتروں کے پوٹے وہ جنت کی بو نہ سونگھیں گے۔

فائدہ: جنگلی کبوتروں کے سینے اکثر سیاہ نیلگوں ہوتے نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُن کے بالوں اور داڑھیوں کو اُن سے تشبیہ دی۔

(رواہ احمد ونسائی وابوداؤد وابن حبان وحاکم بافادہ تصحیح اور ضیاء مختارہ وبیہقی عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

فوائد الحدیث:

(۱) حدیث شریف میں آنے والی نسل میں کالے خِضَاب لگانے والوں کی نشاندہی فرمائی ہے اس سے شوقینِ سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے کے شوقین) اپنے گریبانوں میں جھانک کر اپنے ضمیر کو ملامت کریں کہ یہ وعید تمہیں تو نہیں کیونکہ سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) لگانے والوں کی بہتات ہمیں چودھویں اور پندرھویں صدی میں نظر آتی ہے اس سے قبل کی صدیوں میں خال خال (اِلَّا ماشاءاللہ) کوئی ہو گا۔

(۲) حدیث شریف میں مَا فِي ٱلْغَدِ (علم غیب) کا ثبوت ہے۔

(۳) کالے خِضَاب کے شوقین کا شوق بھلا لیکن حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی وعید شدید بھی کچھ وُقعت رکھتی ہے۔ اب سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) کے شوقین سے اپیل ہے کہ شوق کو چھوڑیئے اور حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی وعیدِ شدید کی قدر کیجئے۔

(۴) حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: إِنَّ ٱللّٰهَ لَا يَنظُرُ إِلَىٰ مَنْ يُخَضِّبُ بِٱلسَّوَادِ يَوْمَ ٱلْقِيَامَةِ.[13] یعنی جو سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) کرے اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کی طرف نظرِ رحمت نہ فرمائے گا۔ (رواہ ابن سعد عامر رحمۃ اللہ علیہ مرسلاً)

فائدہ: سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) کا شوق خوب لیکن قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ اور اس کا حبیب شفیع المذنبین (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) منہ پھیر لیں گے تو پھر کیا کرو گے۔ یاد رہے کہ ایسی وعیدیں قرآن و حدیث کفار کے لئے وارد ہوئی ہیں لیکن فقہاء کرام نے ایسی وعیدیں کبیرہ گناہوں پر محمول فرمائی ہیں جب وہ وعیدیں اہلِ ایمان کے لئے ہوں تو اسی لئے سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنا) ان وعیدوں کے ماتحت حرمت، مکروہ تحریمی کی لسٹ (List) میں آنے سے گھبراتا ہے تو اسے چاہیے کہ ایسا شوق ترک فرمادے۔

(۵) حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ إِنَّ ٱللّٰهَ تَعَالَى يُبْغِضُ ٱلشَّيْخَ ٱلْغِرْبِيبَ.[14] یعنی بے شک اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے بوڑھے کوے کو۔

(رواہ ابن عدی کامل و دیلمی مسند الفردوس میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

فوائد: حدیث شریف میں سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) کے شوقین کو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم "بڈھا کوّا" کا لقب دے رہے ہیں اور یہ لقب ہمارا اور سب کے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم محبت سے نہیں بلکہ غصے اور غضب سے عطا فرما رہے ہیں۔ یہ وُقعت کی نگاہ سمجھتی ہے کہ جس لقب سے کسی کا آقا رنجیدہ خاطر ہو وہ غلام اور

شعب الإيمان, الملابس والزي والأواني وما يكره منها, فصل في الخضاب, 215/5, رقم الحديث 6415, دار الكتب العلمية بيروت لبنان, الطبعة: الأولى، 1421 هـ 2000 م.

(13) الطبقات الكبرى لابن سعد, السيرة النبوية, ذكر ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه في تغيير الشيب وكراهة الخضاب بالسواد, 340/1, دار الكتب العلمية بيروت, الطبعة الأولى، 1410 هـ 1990 م.

(14) الكامل في ضعفاء الرجال, رشدين بن سعد, رقم الترجمة 669, 85/4, الكتب العلمية بيروت لبنان, الطبعة الأولى، 1418 هـ 1997 م.

الفردوس بمأثور الخطاب, باب الألف, رقم الحديث 560, 153/1, دار الكتب العلمية بيروت, الطبعة الأولى، 1406 هـ 1986 م.

نوکر جان تو دے سکتا ہے لیکن اپنے آقا کا رنج بھرا کلمہ اپنے لئے گوارا نہیں کرتا۔ اس سے ہم ہی اپنے ضمیر کو جھنجوڑیں کہ سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) سے ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مرضی کیا ہے؟ اور ہم کس شوق سے اپنے آقا کو ناراض کررہے ہیں۔ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)

(۲) آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم رحمۃ للعلمین ہیں لیکن وہ اپنی مرضی خدا تعالیٰ کی مرضی کے ماتحت ظاہر کرکے سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) کے شوقین کو فرماتے ہیں کہ یادرکھ تو اس گندے فعل شوق کو پورا کرنے پر میرے مالک مولیٰ رب العالمین کا تو مَبْغُوض (ناپسندیدہ) و مَغْضُوب (غضب کیا ہوا) ہے۔

(۳) اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی قدس سرہ مذکورہ بالا حدیث مع ترجمہ لکھ کر لغت سے **غربیب** کی تحقیق میں تحریر فرمایا کہ تعلیقات علامہ حفنی میں ہے: اَلْغَرْبِيب: أَيِ ٱلَّذِي يُسَوِّدُ شَيْبَهُ[15] عزیزی میں ہے: اَلْغَرْبِيبُ ٱلَّذِي لَا يَشِيبُ أَوِ ٱلَّذِي يُسَوِّدُ شَيْبَهُ بِالْخِضَابِ[16]

یعنی غربیب وہ ہے جو چہرے کو سیاہ کرے یا غربیب وہ ہے جس کا بڑھاپا ظاہر نہ ہو یا وہ اپنے بڑھاپے کو کالے خِضَاب سے سیاہ کرے۔

(۶) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اَلصُّفْرَةُ خِضَابُ ٱلْمُؤْمِنِ، وَٱلْحُمْرَةُ خِضَابُ ٱلْمُسْلِمِ، وَٱلسَّوَادُ خِضَابُ ٱلْكَافِرِ.[17]

یعنی زرد خِضَاب ایمان والوں کا ہے اور سرخ اسلام والوں کا اور کالا کافروں کا۔ (رواہ الطبرانی فی معجم الکبیر والحاکم فی المستدرک عن عبد اللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

فائدہ: خِضَاب سے انسان کافر نہیں ہو جاتا لیکن حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے اُمتی کو آگاہ فرمایا کہ سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنا) کافروں کا شِعار ہے اس سے وفادار اُمتی بچنے کی کریگا بے وفا جو چاہے کرے۔

(۷) حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اَلشَّيْبُ نُورٌ، مَنْ خَلَعَ ٱلشَّيْبَ فَقَدْ خَلَعَ نُورَ ٱلْإِسْلَامِ.[18]

یعنی سفیدی نور ہے جس نے اُسے چھپایا اس نے اسلام کا نور ضائع کیا۔ (رواہ ابن حبان وابن عساکر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن العقیلی ایضاً)

فوائد: علامہ محمد حفنی اس کی شرح میں فرماتے ہیں: خَلْعُ ٱلشَّيْبِ أَيِ إِزَالَتُهُ وَسَتْرُهُ بِأَنْ خَضَبَهُ بِٱلسَّوَادِ فِي غَيْرِ جِهَادٍ.[19]

یعنی بڑھاپے کو ہٹانا یعنی فطرت کو زائل کرنا باین طور کہ داڑھی کو بغیر جہاد کے سیاہ کرنا ہے۔

علامہ مناوی پھر علامہ عزیزی اس حدیث پر تصریح کرتے ہیں: فَنَتْفُهُ مَكْرُوهٌ، وَصِبْغُهُ بِٱلسَّوَادِ لِغَيْرِ ٱلْجِهَادِ حَرَامٌ.[20]

یعنی پس سفید بال کو اُکھاڑنا مکروہ ہے اور سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنا) غیر جہاد میں حرام ہے۔

خِضَابِ سیاہ کی طرح سفید بال داڑھی سے اُکھاڑنے کا مرض بھی عام ہے اس سے بھی اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بچائے۔

---

(15) تعليقات الحفني على هامش السراج المنير, تحت حديث (إن الله يبغض إلخ), 379/1, المطبعة الأزهرية مصر.

(16) السراج المنير شرح الجامع الصغير, تحت حديث (إن الله يبغض إلخ), 379/1, المطبعة الأزهرية مصر.

(17) المستدرك على الصحيحين, كتاب معرفة الصحابة رضي الله تعالي عنهم, ذكر عبد الله بن عمرو بن العاص بن وائل السهمي رضي الله عنه, رقم الحديث 6239, 604/3, دار الكتب العلمية بيروت, الطبعة الأولى. 1411–1990.

(18) تاريخ دمشق لابن عساكر, الوليد بن موسى القرشي, رقم الترجمة 8050, 300/63, دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع, 1415هـ 1995م.
الضعفاء الكبير للعقيلي, باب الواو, الوليد بن موسى الدمشقي, رقم الترجمة 1923, 321/4, دار المكتبة العلمية بيروت, الطبعة الأولى, 1404هـ 1984م.

(19) تعليقات الحفني على هامش السراج المنير, تحت حديث (الشيب نور إلخ), 352/2, المطبعة الأزهرية مصر.

(20) السراج المنير شرح الجامع الصغير, تحت حديث (الشيب نور إلخ), 352/2, المطبعة الأزهرية مصر.

(۸) حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي ٱلْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُورًا مَا لَمْ يُغَيِّرْهَا-[21] (رواہ الحاکم فی کتاب الکنی والالقاب عن اُم سلیم بسند حسن)

یعنی جسے اسلام میں سفیدی آئے وہ اس کے لئے نور ہو گی جب تک اسے بدل نہ ڈالے۔

فائدہ: سفید بال اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ نور ہے جسے مسلمان سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) سے کالا کر دیتا ہے اس کی سخت سزا ہے۔

(۹) حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: أَوَّلُ مَنْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَٱلْكُتْمِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ ٱلسَّلَامُ، وَأَوَّلُ مَنْ ٱخْتَضَبَ بِالسَّوَادِ فِرْعَوْنُ-[22]

(رواہ الدیلمی وابن النجار عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

یعنی سب سے پہلے حنا[23] اور کتم سے خِضَاب کرنے والے ابراہیم علیہ السلام ہیں اور سب میں پہلے سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) کرنے والا فرعون ہے۔

فائدہ: علامہ مناوی اس حدیث کے نیچے لکھتے ہیں: فَلِذٰلِكَ كَانَ ٱلْأَوَّلُ مَنْدُوبًا، وَٱلثَّانِي مُحَرَّمًا إِلَّا لِلْجِهَادِ-[24]

یعنی اس لئے پہلا خِضَاب مستحب ہے اور دوسرا غیر جہاد میں حرام ہے۔

(۱۰) حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: مَنْ خَضَّبَ بِالسَّوَادِ سَوَّدَ ٱللّٰهُ وَجْهَهُ يَوْمَ ٱلْقِيَامَةِ[25] یعنی جو سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) کرے گا اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کا منہ کالا کرے گا۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر وابن ابی عاصم فی کتاب السنۃ عن ابی درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

فائدہ: سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) کا شوقین حدیثِ ہٰذا کو بار بار غور سے پڑھے سنے کہ روزِ قیامت میں جب بعض چہرے سیاہ ہونگے تو ان میں اگر جناب کو شامل کر لیا گیا تو پھر کیا کروگے اور یہ سزا مجرم کو رسوا کرنے کے لئے دی جاتی ہے جیسے: یہاں دیکھا جاتا ہے کہ بعض مجرموں کا منہ کالا کرکے گدھوں پر سوار کرکے بازار میں گھماتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے وسیلے سے ایسی رسوائیوں سے بچائے۔ (آمین)

(۱۱) حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: مَنْ مَثَّلَ بِٱلشَّعْرِ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ ٱللّٰهِ خَلَاقٌ-[26]

یعنی جو بالوں کی ہیئت بگاڑے اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے لئے کچھ حصہ نہیں۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر بسند حسن عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

فائدہ: علماء فرماتے ہیں کہ ہیئات بگاڑنا کہ داڑھی مونڈے یا خِضَاب کرے۔

فوائد: تیسیر میں ہے: أَي صَيَّرَهُ مِثْلَةً بِالضَّمِّ، بِأَنْ نَتَفَهُ، أَوْ خَلَقَهُ مِنَ ٱلْخُدُودِ، أَوْ غَيْرِهَا بِالسَّوَادِ-[27]

یعنی مُثْلَہ کر دے باین طور کہ اس کے بال اُکھاڑے یا اسے چہرے سے مونڈے یا اسے خِضَابِ سیاہ (کالے رنگ) سے بدل دے۔

---

(21) كنز العمال, رقم الحديث 17334, 681/6, مؤسسة الرسالة بيروت. عزاه علي المتقي الهندي إلى الحاكم في الكنى.

(22) الفردوس بمأثور الخطاب, رقم الحديث 47, 29/1, 30, دار الكتب العلمية بيروت.

(23) حنا یہ ایک پودا ہے جس کے پتوں کو پیس کر **مہندی** بنائی جاتی ہے، اس کا رنگ عام طور پر **سرخی مائل نارنجی یا گہرا ابھورا** ہوتا ہے۔ (س رضا)

(24) التيسير شرح الجامع الصغير, تحت حديث (أول من خضب إلخ), 392/1, مكتب الإمام الشافعي الرياض.

(25) كنز العمال, رقم الحديث 17333, 681/6, مؤسسة الرسالة بيروت. عزاه علي المتقي الهندي إلى الطبراني في الكبير.

(26) المعجم الكبير للطبراني, باب العين, طاؤس عن ابن عباس, رقم الحديث 10977, 41/11, مكتبة ابن تيمية القاهرة, الطبعة الثانية.

(27) التيسير شرح الجامع الصغير, تحت حديث (من مثل بالشعر إلخ), 444/2, مكتب الإمام الشافعي الرياض.

یہ حدیث شریف کے شارحین کا ترجمہ ہے جن پر اُمت مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اعتماد ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) کا شوقین عام مولوی سمجھ کر اپنے شوق سے باز نہ آئے۔

(۲) مُثلَہ بالضم بڑا عیب ہے جس کا اِطلاق عُرفِ شرع میں ناک کٹے پر ہوتا ہے اور یہ عیب ایسا رُسوا کُن ہے کہ خدا دشمن کو بھی نصیب نہ کرے لیکن ہم سب کے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) لگانے اور داڑھی مونڈنے والے کو مُثلَہ جیسی بُرے عیب سے یاد فرما رہے ہیں۔

اس سے سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) کا شوقین اپنے ضمیر کو ملامت کر کے ایسے بیکار شوق سے توبہ کر لے تو بہتر ہے ورنہ کل قیامت میں کُل کائنات کے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہو گے۔

(۱۲ تا ۱۵) حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ شَرُّ كُهُولِكُمْ مَنْ تَشَبَّهَ بِشَبَابِكُمْ-[28]

یعنی تمہارے ادھیڑوں میں سب سے بد صورت وہ ہے جو جوانوں کی سی صورت بنائے۔

(رواہ ابو یعلی فی مسندہ والطبرانی عن واثلہ بن اسقع والبیہقی فی شعب الایمان عن انس بن مالک وعبد اللہ بن عباس وابن عدی فی الکامل عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم اجمعین)

فوائد:

(۱) امام ابو طالب مکی قوت القلوب اور امام حجۃ الاسلام احیاء العلوم میں فرماتے ہیں:

اَلْخِضَابُ بِالسَّوَادِ مَنْهِيٌّ عَنْهُ، لِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ شَبَابِكُمْ مَنْ تَشَبَّهَ بِشُيُوخِكُمْ، وَشَرُّ شُيُوخِكُمْ مَنْ تَشَبَّهَ بِشَبَابِكُمْ-[29]

یعنی کالا سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنا) ممنوع ہے اس لئے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ تمہارے وہ نوجوان بہتر ہیں جو بوڑھوں سے مشابہت رکھتے ہیں اور تمہارے بوڑھوں میں سے وہ بوڑھا بُرا ہے جو تمہارے نوجوانوں سے مشابہت کرے۔

انتباہ: امام ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تو ہمارے عام علماءِ کرام ناواقف ہوں گے لیکن امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت سے ہر مسلمان باخبر ہے کہ یہ وہی غزالی ہیں جنہیں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے عالَمِ بالا میں بلوا کر سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے ہمکلام کروایا اور امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) کو ممنوع کہہ کر اس حدیث سے اس کی توثیق (پختگی) فرمائی جس سے سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) کا شوقین اگر اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے کوئی رابطہ یا تعلق رکھتا ہے تو سمجھ جائے گا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) کا شوق پورا کرنے کی وجہ سے اظہارِ ناراضگی فرما رہے ہیں تو پھر کیوں نہ ہم ایسے بیکار شوق سے توبہ کر لیں۔

---

(28) مسند أبي يعلى, حديث واثلة بن الأسقع, رقم الحديث 7483, 112/10, دار الحديث القاهرة, الطبعة الأولى، 1434 هـ 2013 م.
المعجم الكبير للطبراني, باب الواو, جناح أبو مروان مولى الوليد بن عبد الملك عن واثلة, رقم الحديث 202, 83/22, مكتبة ابن تيمية القاهرة, الطبعة الثانية.
شعب الإيمان للبيهقي, باب الحياء بفصوله, فصل في حجاب النساء والتغليظ في سترهن, رقم الحديث 7805, 168/6, دار الكتب العلمية بيروت لبنان, الطبعة الأولى، 1421 هـ 2000 م.
الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدي, الحسن بن أبي جعفر, رقم الترجمة 447, 140/3, الكتب العلمية بيروت لبنان, الطبعة الأولى، 1418 هـ 1997 م. رواه ابن عدي عن عمر وأنس رضي الله تعالي عنهما.

(29) إحياء علوم الدين, ربع العبادات, كتاب أسرار الطهارة, القسم الثالث من النظافة, النوع الثاني فيما يحدث في البدن من الأجزاء, 143/1, دار المعرفة بيروت.

(۱٦)حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نَہٰی رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ عَنِ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ۔[30]

یعنی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) سے منع فرمایا۔(رواہ ابن سعد فی الطبقات)

تبصرہ اُویسی غفرلہ: امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ مندرجہ بالا احادیث لکھ کر برادرانِ اسلام کو پند و نصیحت کے طور لکھتے ہیں کہ

"افسوس کہ ذرا سا نفسانی شوق کے لئے آدمی ایسی سختیوں کو گوارا کرے"۔[31] (حک العیب)

لیکن ایسی پند و نصیحت اس خوش نصیب انسان پر اثر انداز ہو سکتی ہے جس کے دل میں خوفِ خدا ہو جو دنیوی نشہ میں چور چور اور اہل دل کی صحبت سے کوسوں دور ہوں بلکہ اُلٹا اسلامی احکامات سے نفور ہو اسے بجائے فائدہ کے نقصان ہو گا۔ کیونکہ اسے نفس شریر نے پٹی پڑھادی ہوتی ہے کہ یہ احادیث ضعیف ہوں گی یا یہ وعیدیں اس سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) والے کے لئے ہیں جو بوڑھا ہو۔ میں تو ابھی جوان ہوں سفید بال فلاں مرض کی وجہ سے قبل از وقت پیدا ہو گئے ہیں اگر سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) نہ لگاؤں تو دوست احباب وغیرہ مجھے بوڑھا سمجھ لیں گے یہ رسوائی ناقابل برداشت ہے قیامت میں میرے فلاں نیک کام ہیں اُن سے بخشا جاؤں گا وغیرہ وغیرہ یا میری جوان عورت ہے وہ بیچاری کیا کہے گی کہ بوڑھے سے شادی ہو گئی وہ اپنی ہم جولیوں میں شرمسار ہو گی اسی لئے جوان بن کر رہوں۔ اسے إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ فِتْنَةً۔ [یعنی بے شک تمہاری بعض عورتیں اور بچے تمہارے لئے فتنہ (آزمائش) ہیں۔] کا حکم باری تعالیٰ بھی بھول جاتا ہے یا یہ عذر کہ میں فلاں گروہ مذہبی و سیاسی کا حریف ہوں۔

اگر سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) نہ لگاؤں تو ان سے نیچا ہونے کا اندیشہ ہے یہ بھی ایک قسم کا جہاد ہے اور جہاد کے وقت تو خِضَاب لگانے کی احادیث و فقہ کی کتب میں تصریح (واضح) ہے۔ یہ بھی دھوکہ ہے کیونکہ جہاد اس کا نام نہیں جسے ہم تصور کر لیں کہ جہاد وہ ہے جسے شریعت مطہرہ کہے ورنہ عورتوں کے لئے خِضَاب سیاہ لگانے والا بھی خود کو اندرونِ خانہ مجاہد تصور کرتا ہے۔ نیز یہ بھی ایک دھوکہ ہے کہ فلاں بزرگ اور فلاں عالم دین سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) لگاتا ہے۔ فلہٰذا جائز ہے اس کے جوابات آخر میں عرض کئے جائیں گے۔

لیکن اتنا تو مان لیں کہ احکامِ شرع کسی کے عمل و کردار کا نام نہیں بلکہ حبیبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ارشاداتِ گرامی کا نام ہے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے بڑھ کر کوئی بزرگ نہیں اور نہ ہی آپ سے بڑا کوئی اور عالم ہو سکتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ بتقاضائے ادب یہی ہے کہ اس بزرگ یا عالم دین کا اپنا فعل ہے جو ان تک محدود ہے ممکن ہے کوئی معقول عذر کے تحت وہ اس کو عمل میں لاتے ہوں۔ تفصیل آگے آئے گی۔(ان شاء اللہ)

باب ۲: عباراتِ فقہاءِ کرام

ہم اہل سنت متفق ہیں کہ فقہ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ (چاروں اماموں کی فقہ) قرآن و حدیث کا خلاصہ اور نچوڑ ہیں۔ جس طرح ان فقہاء کرام نے قرآن و حدیث کو سمجھ کر فقہ مُرتّب کیا ہے وہ انہیں کا حصہ ہے یہاں تک کہ ہمارے طریقت و حقیقت اور معرفت کے سرتاج شہنشاہ بغداد حضور غوثِ اعظم اور شہنشاہ اجمیر حضرت غریب نواز اجمیری چشتی اور سلسلہ نقشبندیہ کے مورثِ اعلیٰ سیدنا بہاؤ الدین نقشبند اور سلسلہ سہروردیہ کے بانی سیدنا شہاب الدین

---

(30) طبقات ابن سعد میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی یہ روایت نہیں ملی البتہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی روایت مذکور ہے۔
الطبقات الكبرى لابن سعد, السيرة النبوية, ذكر ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه في تغيير الشيب وكراهة الخضاب بالسواد, 340/1, دار الكتب العلمية بيروت, الطبعة الأولى، 1410ھ 1990م.

(31) فتاوی رضویه, رسالہ حك العيب في حرمة تسويد الشيب, 501/23, رضا فاؤنڈیشن، 1423ھ 2003ء.

سہروردی رحمہم اللہ علیہم اجمعین نے بھی بجائے اپنے اجتہاد اور قرآن وحدیث سے استنباط کے دعوی کے باوجودیکہ وہ اعلیٰ درجہ کے مجتہد تھے۔ ائمہ اربعہ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی رحمہم اللہ کے مقلد رہے۔

اسی لئے اگر آج کوئی اپنے طور کسی آیت وحدیث کی تعبیر کرتا ہے تو نا قابلِ قبول ہے یہی وجہ ہے کہ چودھویں اور پندرھویں صدی میں دین اسلام میں رخنہ اندازی (مداخلت) اور نئے اجتہادات کئے جارہے ہیں تو ہم سب اضطراب واضطرار (شکوک وبے چینی) کے شکار ہیں۔ فقیر اُن خدا ترس (نیک) مسلمانوں کے لئے فقہائے کرام کی تصریحات پیش کرتا ہے جن کا فقہاء کرام کی محنت اور کاوش اور جدوجہد لِلدّین کی ضرورت قدرومنزلت ہے اور جس کے دل میں اِن حضرات کا احترام نہیں اسے کچھ کہنا بے سود (بے فائدہ) ہے۔ فقہاء کرام کی تصریحات کا خلاصہ یہ ہے کہ سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) مجاہد کے سوا تمام لوگوں کے لئے حرام ہے۔ تصریحات ملاحظہ فرمائیے:

(۱) محیط میں ہے: اَلْخِضَابُ بِالسَّوَادِ، قَالَ عَامَّةُ الْمَشَايِخِ إِنَّهُ مَكْرُوهٌ۔[32] (۲) ذخیرہ میں ہے: عَلَيْهِ عَامَّةُ الْمَشَايِخِ۔[33]

(۳) در مختار میں ہے: يُكْرَهُ بِالسَّوَادِ، وَقِيلَ لَا۔[34]

ان عبارتوں کا یہی حاصل ہے کہ عامہ مشائخ کرام وجمہور ائمہ اَعلام کے نزدیک سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنا) منع ہے۔

قاعدہ: علماء جب "کراہت" مطلق بولتے ہیں تو اس سے کراہت تحریمی مراد لیتے ہیں جس کا مرتکب گنہگار ومستحق عذاب ہے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

(۴) علامہ سید حموی (۵) علامہ سید طحطاوی

(۶) علامہ سید شامی رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: هٰذَا فِي حَقِّ غَيْرِ الْغُزَاةِ، وَلَا يَحْرُمُ فِي حَقِّهِمْ لِلْإِرْهَابِ۔[35]

یعنی سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) کا حرام ہونا غیر غازی کے حق میں ہے اور غیر غازیوں کے حق میں کافروں کے ڈرانے کے لئے حرام نہیں۔

(۷) شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ شرح مشکوٰۃ شریف میں فرماتے ہیں:

پیری نورالٰہی ست وتغییر نورِ الٰہی بظلمت مکروہ ووعید دربابِ خِضَابْ سیاہ شدید آمدہ اھ ملخصاً[36]

اسی میں ہے: خِضَابْ بسواد حرام ست وصحابہ وغیرہم خِضَابْ سرخ می کردند وگاہے زرد نیز اھ ملخصاً[37]

یعنی پیری (سفید بال) بڑھاپا نورِ الٰہی ہے نورِ الٰہی کو سیاہی سے تبدیل کرنا مکروہ ہے۔ خِضَاب سیاہ کے متعلق وعیدِ شدید وارد ہے اور فرمایا کہ خِضَابِ سیاہ حرام ہے۔ ہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین خِضَابِ سرخ مہندی یا زرد مہندی بھی لگاتے تھے۔

---

(32) المحيط البرهاني, كتاب الاستحسان والكراهية, الفصل الحادي والعشرون في الزينة واتخاذ الخادم للخدمة, 377/5, دار الكتب العلمية بيروت لبنان, الطبعة الأولى, 1424ھ 2004م.
مُلْتَقَطًا، وَلَفْظُهُ»: وَأَمَّا الْخِضَابُ بِالسَّوَادِ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنَ الْغُزَاةِ لِيَكُونَ أَهْيَبَ فِي عَيْنِ الْعَدُوِّ فَهُوَ مَحْمُودٌ مِنْهُ، اتَّفَقَ عَلَيْهِ الْمَشَايِخُ، وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ لِيُزَيِّنَ نَفْسَهُ لِلنِّسَاءِ وَلِيُحَبِّبَ نَفْسَهُ إِلَيْهِنَّ فَذٰلِكَ مَكْرُوهٌ، عَلَيْهِ عَامَّةُ الْمَشَايِخِ«.

(33) رد المحتار, كتاب الحظر والإباحة, فصل في البيع, 671/5, دار إحياء التراث العربي بيروت.

(34) الدر المختار, كتاب الحظر والإباحة, فصل في البيع, 253/2, مطبع مجتبائی دهلي.

(35) رد المحتار, مسائل شتى, 482/5, دار إحياء التراث العربي بيروت.

(36) اشعة اللمعات شرح مشكوة, كتاب اللباس, باب الترجل, 570/3, مكتبه نوريه رضويه سكهر.

(37) اشعة اللمعات شرح مشكوة, كتاب اللباس, باب الترجل, 569/3, مكتبه نوريه رضويه سكهر.

پیرانِ پیر دستگیر سیدنا غوثِ اعظم جیلانی قدس سرہٗ کا فتویٰ

پیرانِ پیر محی الدین جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھ کر کوئی پیر نہ ہوا نہ ہو گا۔ آپ بھی یہی فرماتے ہیں جو ہم نے لکھا ہے کہ

وَيُكْرَهُ ٱلْخِضَابُ بِالسَّوَادِ۔[38] (غنیۃ الطالبین صفحہ ۳۲) یعنی سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) لگانا مکروہ ہے۔

اس کے بعد اس مسئلہ کو احادیث مبارکہ سے ثابت فرمایا ہے وہ احادیث فقیر باب اول میں لکھ چکا ہے۔

غنیہ (صاحب کتاب) اگرچہ صرف منسوب سہی لیکن فقہ حنبلی کے پیروکار تھے اس لئے فقہ حنبلی کے مطابق یہ بھی سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) حرام ہے۔

ویسے آپ کی زندگی مبارک اور داڑھی مبارک کی سفیدی بھی اس کی مُؤیِّدْ (تائید کرتی) ہے کہ آپ کے ہاں یہ سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) حرام ہے۔

ہم پیروں فقیروں کے ماننے والوں پر لازم ہے کہ اس مسئلہ میں بھی بڑے پیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہر پیر و فقیر کے قول و عمل پر ترجیح دیں لیکن شوقِ بری بلا (آفت) ہے جب سر چڑھ جائے تو پھر نہ پیر کی بات مانتا ہے نہ فقیر کی۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔ (آمین)

دیگر مذاہب وحنفی فقہ: سابقاً ہم نے حنفی مذاہب کے حوالہ جات نقل کئے اور حنفیوں کے ساتھ دوسرے مذاہب کی تصریحات شامل کرتا ہوں شاید کسی خوش قسمت کو اپنی روسیاہی (داڑھی کالی کرنے) سے بچنے کی توفیق نصیب ہو۔

(۱) امام شعرانی شافعی قدس سرہ جنہوں نے بخاری شریف براہ راست حضور ﷺ سے پڑھ کر دستارِ فضیلت پائی۔ فیض الباری میں لکھا ہے کہ

أَخَذَ عَلَيْنَا الْعَهْدُ الْعَامُّ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْ لَا نُخَضِّبَ لَنَا لِحْيَةً بِالسَّوَادِ، وَلَا نُقِرَّ زَوْجَتَنَا وَلَا غَيْرَهَا عَلَى خِضَابِ رَأْسِهَا بِالسَّوَادِ تَقْدِيمًا لِغَرَضِ ٱلشَّارِعِ عَلَى غَرَضِنَا، إِلَّا إِذَا كَانَ الْغَرَضُ شَرْعِيًّا كَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ.[39] (لواقع الانوار القدسیہ، صفحہ ۳۳۳)

یعنی اور ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عہد لیا کہ ہم داڑھی وغیرہ کالے خِضَاب سے سیاہ نہ کریں اور نہ ہی اپنی عورتوں وغیرہ کو خِضَاب سے سر سیاہ کرنے دیں سوائے غرضِ شرعی جیسے جہاد فی سبیل اللہ وغیرہ۔

(۲) الزواجر جلد ۱ صفحہ ۱۴۴ ابن حجر شافعی میں ہے کہ

ٱلْكَبِيرَةُ ٱلْحَادِيَةُ عَشَرَةَ بَعْدَ ٱلْمِئَةِ: خِضَابُ نَحْوِ ٱللِّحْيَةِ بِالسَّوَادِ لِغَيْرِ غَرَضٍ كَالْجِهَادِ[40]

یعنی ایک سو گیارواں کبیرہ گناہ سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) ہے جو داڑھی وغیرہ کو غرضِ جہاد کے بغیر استعمال کیا جاتا ہے۔

فائدہ: اہلِ علم تو کبیرہ گناہ کو سمجھتے ہیں عوام کو بھی معلوم ہو گا کہ زنا، چوری، ڈاکہ قسم کے گناہوں کو کبیرہ گناہ سے تعبیر کیا جاتا ہے اب خود سمجھ لیں کہ سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) سے روسیاہی پر آپ کس کھاتہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔

---

(38) الغنية لطالبي طريق الحق, القسم الأول في الفقه, كتاب الآداب, فصل ويكره الخضاب بالسواد, 48/1, دار الكتب العلمية بيروت لبنان, الطبعة الأولى، 1417هـ/1997م.

(39) لواقح الأنوار القدسية في بيان العهود المحمدية، ص601, دار الكتب العلمية، بيروت، 2018م.

(40) الزواجر عن اقتراف الكبائر, الباب الثاني في الكبائر الظاهرة, كتاب الصلاة, باب اللباس, الكبيرة الحادية عشرة بعد المائة خضب نحو اللحية بالسواد, 261/1, دار الفكر, الطبعة الأولى، 1407هـ 1987م.

انتباہ: اسی طرح ہر مذہب، ائمہ اربعہ کی فقہ میں تصریحات ہیں طویل دلائل سمجھ کر پھر ہم احناف کی عبارات و تصریحات لکھیں گے کیونکہ ہمارے ملک کے علماء و عوام اپنے دین و اسلام کی ہر بات کا فقہ حنفی پر بھروسہ کرتے ہیں بشرطیکہ سند میں نہ آڑ آ جائیں۔

فتاویٰ عالمگیری: ہمارے ملک پاک و ہند کا مستند و معتبر فتاویٰ کی کتاب عالمگیری، جلد ۲۰، صفحہ ۲۳۸ میں ہے:

اَلْخِضَابُ بِالسَّوَادِ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنَ ٱلْغُزَاةِ لِيَكُونَ أَهْيَبَ فِي عَيْنِ ٱلْعَدُوِّ فَهُوَ مَحْمُودٌ مِنْهُ، ٱتَّفَقَ عَلَيْهِ ٱلْمَشَايِخُ رَحِمَهُمُ ٱللّٰهُ تَعَالَى، وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ لِيُزَيِّنَ نَفْسَهُ لِلنِّسَاءِ وَلِيُحَبِّبَ نَفْسَهُ إِلَيْهِنَّ فَذٰلِكَ مَكْرُوهٌ، وَعَلَيْهِ عَامَّةُ ٱلْمَشَايِخِ۔[41]

یعنی سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) غازی دشمنوں پر ہیبت ڈالنے کے لئے کرے تو اچھا ہے لیکن اس غرض سے مکروہ ہے کہ اپنی عورت کو اچھا لگوں اور وہ مجھ سے پیار کرے عام مشائخ کا یہی فتویٰ ہے۔

شرح قدوری: قدروی کو ہمارے ملک کا بچہ بچہ جانتا ہے اس کی شرح جوہرہ جلد ۲ صفحہ ۳۸۳ میں ہے کہ وَيُكْرَهُ تَغْيِيرُ ٱلشَّيْبِ بِالسَّوَادِ۔[42]

یعنی سفید بالوں کو سیاہ خِضَاب (کالے رنگ) سے کالا کرنا مکروہ ہے۔

فتاویٰ شامی: ہمارے عام و خاص علماءِ کرام اور عوام کو امام شامی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ پر بہت اعتماد ہے یہاں تک کہ اپنے جملہ اُمور نکاح، طلاق، نماز، روزہ وغیرہ کا دارومدار امام شامی کے فتاویٰ پر سمجھتے ہیں۔ ان کی ایک نقل پہلے گزری ہے دوسری تصریح ملاحظہ فرمایئے صفحہ ۴۸۲۔

ایسے ہی سید طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ بھی امام شامی کے پایہ کے فقیہ ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: (وَيُكْرَهُ بِالسَّوَادِ) وَعَلَيْهِ عَامَّةُ ٱلْمَشَايِخِ۔[43]

(شرح در مختار جلد ۴، صفحہ ۳۶۳)

اور سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنا) مکروہ ہے یہی عام مشائخ کا مذہب ہے۔

اور امام طحطاوی نے جلد ۴ صفحہ ۳۶۳ امام نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کر کے لکھا ہے کہ

قَالَ ٱلنَّوَوِيُّ: وَمَذْهَبُنَا ٱسْتِحْبَابُ خِضَابِ ٱلشَّيْبِ لِلرَّجُلِ وَٱلْمَرْأَةِ بِصُفْرَةٍ أَوْ حُمْرَةٍ، وَتَحْرِيمُ خِضَابِهِ بِالسَّوَادِ عَلَى ٱلْأَصَحِّ۔[44]

یعنی امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمارا شافعی مذہب ہے کہ مرد و عورت کو سُرخ یا زرد خِضَاب لگانا مستحب ہے۔ لیکن صحیح ترین قول یہ ہے کہ سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنا) حرام ہے۔

مولانا عبدالحی لکھنوی مرحوم: مولانا مرحوم نے التعلیق الممجد علی موطا امام محمد میں لکھتے ہیں کہ

وَأَمَّا ٱلْخِضَابُ بِالسَّوَادِ ٱلْخَالِصِ فَغَيْرُ جَائِزٍ۔[45] یعنی خِضَاب خالص سیاہ ناجائز ہے۔

---

(41) الفتاوى الهندية, كتاب الكراهية, الباب العشرون في الزينة واتخاذ الخادم للخدمة, 359/5, المطبعة الكبرى الأميرية ببولاق مصر, الطبعة الثانية, 1310 هـ.

(42) الجوهرة النيرة على مختصر القدوري, كتاب الحظر والإباحة, 282/2, المطبعة الخيرية, الطبعة الأولى, 1322 هـ.

(43) حاشية الطحطاوي على الدر المختار, كِتَابُ الْخُنْثَى, مَسَائِلُ شَتَّى, 210/4, دار المعرفة للطباعة والنشر, 1975 م.

(44) حاشية الطحطاوي على الدر المختار, كِتَابُ الْخُنْثَى, مَسَائِلُ شَتَّى, 463/12, دار الكتب العلمية-بيروت, 2017 م.

(45) التعليق الممجد على موطأ محمد, أبواب السير, باب الخضاب, 463/3, دار القلم دمشق, الطبعة الرابعة, 1426 هـ 2005 م.

آخر الکلام: جزئیاتِ فقہ لکھتا جاؤں تو سینکڑوں تصریحات عرض کردوں لیکن بے سود جب آخر میں کوئی کہہ دے میں نہیں مانتا تو پھر میں کیا عرض کرسکتا ہوں اِتماماًللحجۃ چند دیگر کتب مع قید صفحات عرض کروں گا تاکہ حق کے متلاشی کو تسلی ہو۔

(ریاض الصالحین صفحہ ۴۶۵، ۴۶۴، نزہتہ المجالس جلد ۲ صفحہ ۱۴، نزہتہ الناظرین صفحہ ۵۹، غایۃ الاوطار جلد ۴، صفحہ ۴۶۸، ۵۲۲، ہدایۃ النور لعبد الحی لکھنوی مرحوم)

حکایت: سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ایک شخص نے سیاہ خِضَابؔ (کالا رنگ) لگا کر خود کو نوجوان ظاہر کرکے کسی عورت سے نکاح کیا چند دنوں کے بعد اس کے سیاہ بال سفیدی سے بدل گئے تو عورت نے اس کے خلاف حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عدالت میں دعویٰ دائر کیا تو آپ نے اس شخص کا نکاح بھی رد کردیا اور اسے کوڑے بھی مارے۔[46] (احیاء العلوم للغزالی)

فائدہ: خدا کرے ہمارے دور میں کوئی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا عادل حاکم پیدا ہو پھر ہم دیکھیں کہ کن صاحب کو کالے خِضَاب کا شوق چڑھتا ہے۔

فتاویٰ مظھری: حضرت علامہ مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے کہ "سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنا) ممنوع ہے سُرخی مائل ہو تو اس میں مضائقہ نہیں۔"[47] (صفحہ ۲۹۵)

فرعون کا طریقه: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ آپ فرعون کو فرمایئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ گے تو زندگی بھر تمہیں بادشاہی سے نہیں ہٹایا جائے گا اور تمہیں از سرِ نو جوانی بخشی جائے گی لیکن اسے ہامان نے روکا اور کہا میں تجھے نوجوان بنادیتا ہوں۔

چنانچہ یہ کہہ کر سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) تیار کرکے فرعون کی داڑھی کو سیاہ کردیا سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) سب سے پہلے فرعون نے استعمال کیا۔

مسئله: اسی وجہ سے ہمارے نزدیک سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) استعمال کرنا حرام ہے۔[48] (روح البیان)

باب ۳: اعتراضات وجوابات

اعتراضات کی تصریحات سے پہلے امام اہل سنت شاہ احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی مختصر تقریر لکھ دوں تاکہ اہل علم تمام اعتراضات کے جوابات اسی مختصر تقریر سے ہی سمجھ لیں البتہ غبی المزاج (ناسمجھ) احباب کو فقیر تفصیل سے عرض کرے گا۔ (اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی عبارت مندرجہ ذیل ہے)

بالجملہ یہی قول (سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) لگانا حرام ہے) مختار و منصور ومذہب جمہور و ثابت بارشاد حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہے اور شک نہیں احادیث وروایات میں مطلق سیاہ رنگ سے ممانعت فرمائی جو چیز بالوں کو سیاہ کرے خواہ نرا نیل یا مہندی کا میل یا کوئی تیل غرض کچھ ہو سب ناجائز وحرام اور ان وعیدوں میں داخل ہے۔ حدیث وفقہ میں اگر صرف نیل خالص کی ممانعت اور باقی سیاہ خِضَابوں کی اجازت ہوتی تو بے شک مہندی کی آمیزش کام دیتی اب کہ مطلقاً سیاہ رنگ کو حرام فرمایا تو جب تک اس قدر مہندی نہ ملے جو نیل پر غالب آجائے اور اس کی سیاہی کو دور کردے کیا کام دے سکتی ہے کہ وجہ حرمت یعنی بالوں کی ظلمت اب بھی باقی اور وہ جو صحیح حدیث میں وارد کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حنا وکتم سے خِضَاب فرماتے ہرگز مفید نہیں کہ بتصریحِ علماء وہ خِضَاب

---

(46) إحياء علوم الدين, ربع العبادات, كتاب أسرار الطهارة, القسم الثالث من النظافة, النوع الثاني فيما يحدث في البدن من الأجزاء, 143/1, دار المعرفة بيروت.

(47) فتاویٰ مظہریہ، باب 6: احکام، سوال 221، 1/ 295، ادارہ مسعودیہ، ناظم آباد، کراچی، پاکستان

(48) روح البيان, 92/4, دار الفكر بيروت.

سیاہ رنگ نہ دیتا تھا، بلکہ سُرخی لاتا تھا جس میں سیاہی کی جھلک ہوتی۔ سُرخ رنگ کا قاعدہ ہے کہ جب نہایت قوت کو پہنچتا ہے تو ایک شان سیاہی کی دیتا ہے۔ ایسا خِضَاب بلاشبہ جائز بلکہ محمود جس کی تعریف صحیح حدیث میں خود حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے منقول ہے:

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَٱلْأَرْبَعَةُ وَٱبْنُ حِبَّانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ ٱللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ۔[49]

شیخ محقق نور اللہ مرقدہ شرح مشکوٰۃ شریف میں فرماتے ہیں:

بصحت رسیدہ است کہ امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خِضَابْ می کرد بحناء و کتم کہ نام گیا ہے ست لیکن رنگ آں سیاہ نیست بلکہ سرخ مائل بسیاہی ست۔[50]

اس کے قریب علامہ علی قاری نے جمع الوسائل شرح شمائل شریف ترمذی اور امام احمد قسطلانی نے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں تصریح فرمائی اور قول راجح و تفسیر جمہور پر کتم نیل کا نام بھی نہیں بلکہ وہ ایک اور پتی ہے کہ رنگ میں سُرخی رکھتی ہے اور شکل میں برگ زیتون کے مشابہ ہوتی ہے جسے لوگ حناء یا نیل سے ملا کر خِضَاب بناتے ہیں۔ علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں:

اَلْكَتْمُ بِفَتْحِ ٱلْكَافِ وَٱلْمُثَنَّاةِ ٱلْفَوْقِيَّةِ، نَبْتٌ يُشْبِهُ وَرَقَ ٱلزَّيْتُونِ، يُخْلَطُ بِالْوَسْمَةِ وَيُخْضَبُ بِهِ۔[51]

اُسی میں ہے: اَلْكُتُمُ بِفَتْحَتَيْنِ، نَبْتٌ فِيهِ حُمْرَةٌ، يُخْلَطُ بِالْحِنَّاءِ أَوِ ٱلْوَسْمَةِ فَيُخْتَضَبُ بِهِ۔[52]

ابھی مشکوٰۃ شریف سے گزرا کہ رنگ آں سیاہ نیست الخ[53]

اقول: بلکہ فقیر غفرلہٗ خود حدیثوں سے ثابت کر سکتا ہے کہ حناء و کتم کے خِضَاب کا رنگ سُرخ ہوتا ہے۔ صحیح بخاری و مسند احمد و سنن ابن ماجہ میں عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے مروی:

قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ، فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعَرًا مِنْ شَعْرِ رَسُولِ ٱللهِ صَلَّى ٱللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوبًا (زَادَ ٱلْأَخِيرَانِ) بِالْحِنَّاءِ وَٱلْكَتَمِ۔[54]

---

(49) مسند أحمد, 236/35, رقم الحديث 21307, مؤسسة الرسالة, الطبعة الأولى، 1421 ھ 2001 م.
سنن أبي داود, أول كتاب الترجل, باب في الخضاب, 268/6, رقم الحديث 4205, دار الرسالة العالمية, الطبعة الأولى، 1430 ھ 2009 م.
سنن الترمذي, أبواب اللباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم, باب ما جاء في الخضاب, 359/3, رقم الحديث 1753, دار الغرب الإسلامي بيروت, الطبعة الأولى، 1996 م.
سنن النسائي, كتاب الزينة, الخضاب بالحناء والكتم, 139/8, رقم الحديث 5078, المكتبة التجارية الكبرى بالقاهرة, الطبعة الأولى، 1348 ھ 1930 م.
سنن ابن ماجه, كتاب اللباس, باب الخضاب بالحناء, 1196/2, رقم الحديث 3622, دار إحياء الكتب العربية فيصل عيسى البابي الحلبي.
صحيح ابن حبان, القسم الأول من أقسام السنن, النوع الثالث والمئة, ذكر أحسن ما يغير به الشيب, 480/2, رقم الحديث 1729, دار ابن حزم بيروت, الطبعة الأولى، 1433 ھ 2012 م.
(50) ترجمہ: یقینی طور پر یہ بات ثابت (صحیح طور پر منقول) ہے کہ امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بالوں میں خِضاب (رنگ) کیا کرتے تھے حناء (مہندی) اور کَتَم (ایک سیاہ رنگدار پودا) سے۔ لیکن اس کا رنگ خالص سیاہ نہ ہوتا تھا، بلکہ سرخی مائل سیاہی ہوتا تھا۔ (س رضا) اشعة اللمعات شرح مشكوة, كتاب اللباس, باب الترجل, 570/3, مكتبه نوريه رضويه سكهر.
(51) التيسير شرح الجامع الصغير, تحت حديث (إن أحسن ما غيرتم به إلخ), 309/1, مكتب الإمام الشافعي الرياض.
(52) التيسير شرح الجامع الصغير, تحت حديث (أول من خضب إلخ), 392/1, مكتب الإمام الشافعي الرياض.
(53) وہ رنگ کالا نہیں ہے۔ (س رضا) اشعة اللمعات شرح مشكوة, كتاب اللباس, باب الترجل, 570/3, مكتبه نوريه رضويه سكهر.
(54) صحيح البخاري, كتاب اللباس, باب ما يذكر في الشيب, 160/7, رقم الحديث 5897, الطبعة السلطانية بالمطبعة الكبرى الأميرية ببولاق مصر.
مسند أحمد, 161/44, رقم الحديث 26539, مؤسسة الرسالة, الطبعة الأولى، 1421 ھ 2001 م.

یعنی میں حضرت اُم المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اُنہوں نے حضور ﷺ کے موئے مبارک جوان کے پاس تبرکاً تبرکات شریفہ میں رکھے ہوئے تھے جس بیمار کو اُن کا پانی دھو کر پلاتیں فوراً شفا پاتا تھا۔ کالے مہندی اور کتم سے رنگے ہوئے تھے۔

اِنہیں عثمان بن عبد اللہ سے، اُنہیں موئے مبارک کی نسبت صحیح بخاری شریف میں مروی ہے:

أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَرَتْهُ شَعْرَ ٱلنَّبِيِّ صَلَّى ٱللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْمَرَ-(55)

یعنی اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں نبی کریم ﷺ کے موئے مبارک سُرخ رنگ دکھائے۔

ثابت ہوا کہ حنا و کتم نے سُرخ رنگ دیا بلکہ اسی حدیث میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری روایت یوں ہے:

شَعْرًا أَحْمَرَ مَخْضُوبًا بِالْحِنَّاءِ وَٱلْكُتْمِ-(56)

یعنی اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے موئے مبارک سُرخ رنگ کے دکھائے جن پر حنا و کتم کا خِضَاب تھا۔

تو واضح ہوا کہ کتم اگرچہ کسی شے کا نام ہو مگر روایت مذکورہ سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) کا گمان کرنا یا اس سے نیل اور حناء ملے ہوئے کو مطلقاً جائز سمجھ لینا محض غلط ہے۔ افسوس کہ ہمارے زمانے کے بعض صاحبوں نے خِضَاب وسمہ و حنا کی روایات تو دیکھیں اور ان کا مطلب اصلاً نہ سمجھا۔ اول تو وسمہ نیل ہی کو نہیں کہتے بلکہ ایک اور پتی ہے کہ حنا میں ملا کر اس کی سُرخی تیز کر دیتی ہے ورنہ خالص حناء کی سُرخی گہری نہیں۔

قاموس وتاج العروس: قاموس و تاج العروس میں ہے: ٱلْوَسْمَةُ وَرَقُ ٱلنِّيلِ أَوْ نَبَاتٌ آخَرُ يُخْضَبُ بِوَرَقِهِ-(57)

مغرب میں اسی معنی پر جزم کیا اور وسمہ بمعنی نیل کو قولِ ضعیف کہا۔

(ٱلْوَسْمَةُ): شَجَرَةٌ وَرَقُهَا خِضَابٌ، وَقِيلَ: هِيَ ٱلْخِطْرُ، وَقِيلَ: هِيَ ٱلْعِظْلَمُ، يُجَفَّفُ وَيُطْحَنُ ثُمَّ يُخْلَطُ بِالْحِنَّاءِ فَيَقْنَأُ لَوْنُهُ، وَإِلَّا كَانَ أَصْفَرَ-(58)

یعنی وسمہ کو نیل کہنا قول ضعیف سے معتمد یہ ہے کہ عرب کی زبان میں وسمہ ایک درخت کا نام ہے جس کی پتی سکھا کر پیس کر مہندی میں ملاتے ہیں جس سے اُس کی سُرخی خوب شوخ ہو جاتی ہے ورنہ پھیکی اور زردی مائل ہوتی ہے۔ انتہیٰ

یوں تو بحمد اللہ تعالیٰ روایات میں نیل والوں کے لئے اصلاً پتہ نہیں اور اگر قاموس کی طرح دونوں معنی مساوی رکھے جائیں جب بھی نیل والوں کا استدلالِ باطل کو قطعاً مُحتَمَل (غیر یقینی طور پر) وہ پتی مراد ہے جو حناء کی سُرخی تیز کرتی ہے، اور بالفرض اُن کی خاطر مان ہی لیجئے کہ وسمہ سے نیل مراد ہے تو

سنن ابن ماجه, كتاب اللباس, باب الخضاب بالحناء, 1196/2, رقم الحديث 3623, دار إحياء الكتب العربية فيصل عيسى البابي الحلبي.

(55) صحيح البخاري, كتاب اللباس, باب ما يذكر في الشيب, 161/7, رقم الحديث 5898, الطبعة السلطانية بالمطبعة الكبرى الأميرية ببولاق مصر.

(56) مسند أحمد, 158/44, رقم الحديث 26535, مؤسسة الرسالة, الطبعة الأولى، 1421 هـ 2001 م.

(57) القاموس المحيط, باب الميم, فصل الواو, رقم الصفحة 1167, مؤسسة الرسالة للطباعة والنشر والتوزيع بيروت لبنان, الطبعة الثامنة، 1426 هـ 2005 م.

تاج العروس من جواهر القاموس, 46/34, من إصدارات وزارة الإرشاد والأنباء في الكويت المجلس الوطني للثقافة والفنون والآداب بدولة الكويت.

(58) المغرب في ترتيب المعرب، الواو مع السين، وسم، 355/2، مكتبة أسامة بن زيد، حلب – سوريا، الطبعة: الأولى، 1399هـ 1979 م

حاشا(ہر گز) وہ روایتیں یہ نہیں کہتیں کہ پہلے مہندی کا خِضَاب کر لیجئے جس سے بال خود بخود صاف ہو جائیں اس پر وسمہ چڑھایئے کہ ظلمتیں (کالا پن) اپنا پورا عمل دکھائیں نہ یہ کہ برائے نام نیل میں کچھ پتیاں مہندی کی ڈال کر خلط کا حیلہ کیجئے اور روسیاہی کا کامل لطف حاصل کیجئے۔ بلکہ یہ مقصود کہ اس پر غالب آکر رنگ میں سیاہی نہ آنے دے۔

بلکہ یہ مراد کہ اصل خِضَابِ حناء کا ہو اور اُسی میں کچھ پتیاں نیل کی شریک کر لی جائیں جس سے اُس کی سُرخی میں ایک گونہ پختگی آجائے اس کی نظیر بعینہٖ یہ ہے کہ شراب میں نمک ملانے کو علماءِ کرام نے باعثِ تخلیل و تحلیل (حلال) فرمایا ہے کہ جب سرکہ ہو گئی حقیقت بدل گئی حلت آگئی کہ اب وہ شراب ہی نہ رہی۔

ان روایات کو دیکھ کر کوئی صاحب پہلے نمک کھا کر اُوپر سے شراب پی لے یا گھڑے بھر شراب میں ایک کنکر نمک ڈال کر چڑھا جائیں کہ ہم تو نمک ملا کر پیتے ہیں حالانکہ مقصود یہ تھا کہ نمک اُس کا جوش بٹھادے ترش کر کے سرکہ بنادے۔ ایسے حیلے شرعِ مطہرہ میں کیا کام دے سکتے ہیں۔

الحاصل مدار کار رنگ پر ہے بالفرض اگر خالص مہندی سیاہ رنگ لاتی وہ بھی حرام ہوتی اور خالص نیل زرد یا سُرخ رنگ دیتا وہ بھی جائز ہوتا یونہی نیل اور مہندی کا میل یا کوئی اور بلا ہو جو کچھ بھی ہو جو سیاہ رنگ لائے حرام ہے۔ وَٱللّٰهُ تَعَالَىٰ أَعْلَمُ، وَعِلْمُهُ جَلَّ مَجْدُهُ أَحْكَمُ۔ (59)

کتبہ

عبدہٗ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ

بمحمد بن المصطفیٰ النبی الامی ﷺ

قبلہ عالم حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی کے خِضَابُ کی بحث

مثل مشہور ہے کہ بہانه جورا بہانه بسیار [یعنی ایک بہانہ ہو تو ہزاروں بہانے بن جاتے ہیں۔]

انہیں خِضَابِ سیاہ کے شائقین نے حضور قبلہ عالم سرکار گولڑوی قدس سرہ کے سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) کو استعمال کو دینی دلیل بنایا ہے۔

حالانکہ شریعت مطہرہ کا مُسَلَّمْ قاعدہ ہے کہ کامل ولی کا عمل قابلِ اتباع نہیں۔ کیونکہ ان کا عمل ہزاروں اسرار و رُموز (رازوں) پر مشتمل ہوتا ہے۔

ہم بظاہر اسے خلافِ شرع سمجھتے ہوں لیکن در حقیقت وہ عینِ مرضی الٰہی کے مطابق ہوتا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کا گندم کا دانہ کھانا، موسیٰ علیہ السلام کا قِطبی کو قتل کرنا، حضرت خضر علیہ السلام کا نوجوان کو مارنا، کشتی توڑنا وغیرہ اسی حقیقت کی کڑی ہے۔ ہم ان کو ان اُمور میں موردِ الزام ٹھہرائیں گے تو بجائے فائدہ کے ٹھکانہ جہنم ہو گا۔

ایسے ہی اولیائے کرام کا معاملہ ہے کیونکہ انبیاء علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں تو اولیاء کرام گناہوں سے محفوظ ہوتے ہیں۔

---

(59) فتاوی رضویہ, رسالہ حك العيب في حرمة تسويد الشيب, 502/23, 506, رضا فاؤنڈیشن، 1423ھ 2003ء۔

ان کا جو قول و فعل خلافِ شرع محسوس ہو تب بھی ہم ان کو موردِ الزام نہ ٹھہرائیں گے۔ بلکہ حکمت اور بھید و اسرار (راز) سمجھ کر اپنے موَقف میں حق تسلیم کریں گے لیکن ان کے ایسے اُمور کی اتباع نہ کریں گے۔

چونکہ حضور قبلہ سرکار گولڑہ شریف حنفی اور حضور ﷺ کے سچے عاشق اور کامل ولی اور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دلدادہ تھے اس لئے اُن کا یہ فعل خود اپنی ذات تک محدود رہے گا اس لئے سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) کی صحیح احادیث و اکثر ائمہ اربعہ سے حرمت ثابت ہو چکی ہے اس لئے جمہور ائمہ اسلام کے خلاف اگر کسی کامل کا عمل ہے تو وہ ان کا اپنا فعل ہے جو قابلِ اتباع نہیں۔

اگر کوئی کہے کہ طریقت کے شہنشاہ حضرت حافظ شیرازی قدس سرہ نے فرمایا کہ

به مے سجاده رنگیں کن گرت پیر مغاں گوید

یعنی مصلی کو شراب سے رنگین بنا دے اگر تجھے پیر مغاں کہے۔

تو اس ارشاد سے اگر کوئی اپنے شیخ (پیر) کی سنت پر عمل کرے تو کیا حرج ہے۔

جواب: یہ شعر بھی قانونِ شرع کے مطابق ہے کیونکہ حضرت حافظ شیرازی قدس سرہ نے "گرت پیر مغاں گوید" سے عمل کو مشروط بہ شرط فرمایا ہے۔ اور ہمارا عقیدہ ہے کہ کامل مرشد کبھی خلافِ شرع حکم نہیں فرماتا اور جو خلافِ شرع حکم دے وہ کامل پیر نہیں ہوتا۔ کیونکہ شیراز کے ایک دوسرے کامل عارف حضرت شیخ سعدی قدس سرہ نے فرمایا:

خلافِ پیمبر کسی رہ گُزید　　　که هرگز به منزل نخواهد رسید

یعنی جو پیغمبر کے خلافِ راہ اختیار کرتا ہے وہ منزل تک ہرگز ہرگز نہ پہنچے گا۔

اور یہ نہایت وَثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ حضور قبلہ عالم سرکار گولڑی قدس سرہ نے کسی کو حکم نہیں فرمایا۔ صرف ان کا اپنا عمل تھا جو کہ کسی خاص راز پر مبنی ہوگا جس کے جوابات فقیر آگے چل کر عرض کرے گا۔ (ان شاء اللہ)

زیادہ سے زیادہ عجالہ نافعہ میں ایک تحریر ملتی ہے جو کہ وہ بھی سرکار گولڑوی قدس سرہ کی اپنی نہیں بلکہ حضرت علامہ مولانا محمد غازی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے جو اُنہوں نے ایک وہابی عبد الاحد خانپوری (راولپنڈی) کے ہزلیات و بکواسات کے جوابات کے ضمن میں لکھی ہے اور اس وہابی کے مغلظات "اقامة البرهان علیٰ برهان البیان" میں ہیں اس نے یہ کتاب دو جلدوں میں لکھی ہے اور چار سو صفحات سیاہ کر ڈالے اس نے ہزاروں عیوب و نقائص حضور قبلہ گولڑوی قدس سرہ کے لکھ مارے۔

مجملہ ان کے ایک سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) کا استعمال بھی تھا اور یہی تحریر اس کی بے بسی اور جہالت کی دلیل ہے جس کی حضرت الفاضل العلامہ محمد فیض احمد صاحب مدظلہ نے بدرِ منیر صفحہ ۲۵۹ تا ۲۶۶ تحریک وہابیت کا مقابلہ میں لکھ دی ہے۔

اس لئے یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ حضرت قبلہ عالم قدس سرہ نے عام اہل اسلام کو حکم فرمایا ہو کہ سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) شرعاً جائز ہے۔

اگر فرماتے تب بھی شرعاً قابلِ عمل نہ ہوتا۔ کیونکہ جمہور کے خلاف صحابہ کرام کے ہزاروں ارشادات موجود ہیں۔ چونکہ جمہور کے خلاف ہیں اس لئے قابلِ عمل نہیں اور صحابی سے بڑھ کر کسی کو قرآن فہمی اور حدیث دانی حاصل نہیں اور ہزاروں اقطاب و اغواث کے اقوال جمہور کے خلاف ہیں اس لئے وہ قابلِ عمل نہیں ہیں۔

سیدنا حسن بصری قدس سرہ ہمارے سلاسل طیبہ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ کے پیران پیر ہیں اُن کی بھی فقہ ہے جو ہزاروں مسائل و ائمہ اربعہ کے خلاف ہے لیکن قابلِ عمل نہیں اس لئے خِضَاب کا شوقین حضور قبلہ گولڑوی سرکاری قدس سرہ کا عمل اپنی دلیل بناتا ہے تو دھوکہ میں ہے۔

اب میں عجالہ نافعہ کی تحریر کی اصلی غرض عرض کروں تاکہ سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) کے شوقین کو معلوم ہو کہ حضرت علامہ مولانا محمد غازی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے غیر مقلد وہابی کے جواب میں اس کے مزاج کے مطابق لکھا ہے نہ کہ اس سے اُنہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ کالا خِضَاب جائز ہے۔

علامہ محمد غازی رحمۃ اللہ علیہ کی اصل تحریر: حضرت علامہ محمد غازی رحمۃ اللہ علیہ عجالہ نافعہ کے صفحہ ۳۴ سے وہابی عبد الاحد خانپوری کے جواب میں مسئلہ سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) کے اعتراض پر تحریر کا آغاز یوں فرمایا ہے:

"اور سنیئے خانپوری کو بارہ سوالوں کی جوابدہی کے بارے میں مخاطب کیا تھا جواب یہ ملا کہ فلاں صاحب وسمہ لگاتے ہیں"۔

وسمہ: محدث و اہلِ حدیث سے ایسی جلد بازی مُتَصَوَّر نہیں، البتہ خانپوری جیسے محدث اور اہلِ حدث (یعنی اہل حدیث) اس قسم کی عُجلت (جلدی بازی) سے فوراً یہ ثابت کر دکھاتے ہیں کہ میں فنِ حدیث سے بھی بے بہرہ (ناواقف) ہوں۔ سنی حضرات پہلے تو حدیثِ صحیح: كَفَى بِالْمَرْءِ كِذْبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ (60) [یعنی آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے اسے بیان کرتا پھرے۔] کالحاظ رکھنا چاہیے، اور بر تقدیرِ تسلیم معروض ہے کہ بالوں کا سیاہ کرنا ایک مُختَلَف فِیہ (اختلافی) امر ہے۔

بالوں کا سیاہ کرنا اختلافی مسئلہ ہے کتبِ احادیث و تواریخ سے سیدنا حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا بالوں کو سیاہ کرنا مُسَلَّمُ الثُّبُوت ہے اور ایسا ہی سلف صالحین بعض از صحابہ و بعض از تابعین وغیرہم اس بارے میں رخصت فرما چکے ہیں تو بالوں کو سیاہ کرنے والا عامل بحدیثِ صحیح،

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ- (61) [یعنی تم پر میری سنت اور خلفاء راشدین کے طریقے پر چلنا لازمی ہے۔] اور نیز

أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ، فَبِأَيِّهِمْ اِقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ- (62) [یعنی میرے صحابہ ستاروں کے مانند ہیں تو تم انکی پیروی کروگے ہدایت پاجاؤگے۔] ٹھہرا۔

حافظ ابن حجر صحیح بخاری کی شرح میں لکھتے ہیں:

---

(60) صحيح مسلم, مقدمة, باب النهي عن الحديث بكل ما سمع, 10/1, رقم الحديث 5, مطبعة عيسى البابي الحلبي وشركاه القاهرة.

(61) سنن أبي داود, أول كتاب السنة, باب في لزوم السنة, 16/7, رقم الحديث 4607, دار الرسالة العالمية, الطبعة الأولى. 1430 هـ 2009 م.

(62) جامع بيان العلم وفضله, باب ذكر الدليل من أقاويل السلف على أن الاختلاف خطأ وصواب إلخ, 925/2, رقم الحديث 1760, دار ابن الجوزي السعودية, الطبعة الأولى. 1414هـ 1994 م.

وَقَدْ رَخَّصَ فِيهِ طَائِفَةٌ مِنَ ٱلصَّلَفِ، مِنْهُمْ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَٱلْحَسَنُ وَٱلْحُسَيْنُ وَجَرِيرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ، وَاخْتَارَهُ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ فِي كِتَابِ ٱلْخِضَابِ لَهُ۔ (63)

یعنی بعض نے سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) کی رخصت دی ہے اور وہ اسلاف صالحین کا ایک گروہ ہے ان میں سے حضرت سعد بن ابی وقاص وعقبہ بن عامر اور امام حسن وحسین اور جریر وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اسی کو ابن عاصم نے اختیار کیا اپنی کتاب میں کہ جس میں خِضَاب کو ثابت فرمایا۔ (۱۲ اُویسی غفرلہ)

علامہ عینی شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں کہ

وَذَكَرَ ابْنُ أَبِي ٱلْعَاصِمِ بِأَسَانِيدٍ أَنَّ ٱلْحَسَنَ وَٱلْحُسَيْنَ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَا يَخْتَضِبَانِ بِهِ أَيْ بِالسَّوَادِ، وَكَذَلِكَ ابْنُ شَهَابٍ، وَقَالَ: أَحَبُّهُ إِلَيْنَا أَحْلَكُهُ۔ (64)

یعنی ابن ابی العاصم نے چند اسانید کے ساتھ روایت فرمائی کہ امام حسن وحسین رضی اللہ عنہم خِضَاب لگاتے تھے ایسے ہی ابن شہاب نے بھی کہا اُس نے پسندیدہ تر ہم کو سیاہی میں سے وہ ہے جو اعلیٰ درجہ کی ہو۔

وَكَذَلِكَ شُرَحْبِيلُ بْنُ ٱلسِّمْطِ، وَقَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ: إِنَّمَا شَعْرُكَ بِمَنْزِلَةِ ثَوْبِكَ، فَأَصْبِغْهُ بِأَيِّ لَوْنٍ شِئْتَ، وَأَحَبُّهُ إِلَيْنَا أَحْلَكُهُ. وَكَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ يَخْتَضِبُ بِٱلسَّوَادِ. وَعَنْ عُمَرَ بْنِ ٱلْخَطَّابِ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِٱلْخِضَابِ بِٱلسَّوَادِ وَيَقُولُ: هُوَ تَسْكِينٌ لِلزَّوْجَةِ وَأَهْيَبُ لِلْعَدُوِّ. وَعَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عُثْمَانَ كَانَ يَخْتَضِبُ بِهِ. وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَٱلْحَسَنِ وَٱلْحُسَيْنِ أَنَّهُمْ كَانُوا يَخْتَضِبُونَ. وَمِنَ ٱلتَّابِعِينَ: عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَعُرْوَةُ بْنُ ٱلزُّبَيْرِ، وَابْنُ سِيرِينَ، وَأَبُو بُرْدَةَ. وَرَوَى ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ قَالَ: لَمْ أَسْمَعْ فِي صَبْغِ ٱلشَّعْرِ بِٱلسَّوَادِ نَهْيًا مَعْلُومًا، وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ. وَعَنْ أَحْمَدَ فِيهَا رِوَايَتَانِ، وَعَنِ ٱلشَّافِعِيَّةِ أَيْضًا رِوَايَتَانِ۔ (65)

یعنی ایسے ہی شرحبیل بن السمط اور عنبسہ بن سعد نے فرمایا کہ: "تمہارے بال کپڑوں کی طرح ہیں، فلہذا انہیں کسی رنگ سے رنگ دو۔ لیکن میرا مرغوب تر (پسندیدہ) رنگ سیاہ ہے۔" اور اسماعیل بن ابی عبد اللہ بھی سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) لگاتے تھے۔

اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) لگاتے تھے اور فرماتے کہ: "یہ اپنی عورت کے لئے تسکین (اطمینان) اور دشمن کے لئے مہیب تر (زیادہ ہیبت ناک) ہے۔"

اور ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) لگاتے تھے۔ اور عقبہ بن عامر اور امام حسن وامام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) لگاتے تھے۔

اور تابعین میں سے حضرت علی بن عبد اللہ بن عباس، اور عروہ بن الزبیر، اور ابن سیرین، اور ابوبردہ بھی سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) لگاتے تھے۔

---

(63) فتح الباري بشرح البخاري, كتاب اللباس, قوله باب الخضاب, 354/10, المكتبة السلفية مصر.

(64) عمدة القاري شرح صحيح البخاري, كتاب اللباس, باب الخضاب, 51/22, دار إحياء التراث العربي بيروت.

(65) عمدة القاري شرح صحيح البخاري, كتاب اللباس, باب الخضاب, 51/22, دار إحياء التراث العربي بيروت.

ابن وہب نے حضرت مالک سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے تھے کہ، "بالوں کو سیاہ کرنے کی کوئی شے مجھے معلوم نہیں، ہاں مجھے زیادہ پسندیدہ ہے کہ بالوں کو سیاہ رنگ کے سوا باقی کسی رنگ سے رنگ دیا جائے۔

امام احمد سے اس بارے میں دو اور حدیثیں ہیں ایسے ہی امام شافعی سے بھی دو روایتیں منقول ہیں۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا نَرَى بِالْخِضَابِ بِالْوَسْمَةِ وَالْحِنَّاءِ وَالصُّفْرَةِ بِأْسًا، وَإِن تَرَكَهُ أَبْيَضَ فَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ، كُلُّ ذَلِكَ حَسَنٌ۔[66]

یعنی امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وسمہ اور حنا وکتم اور زرد رنگ سے بالوں کو رنگ دینے میں کوئی حرج نہیں لیکن اُنہیں سفید رکھنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہر دونوں طرح سے درست ہے۔ (اُویسی غفرلہ، ۴ ذیقعدہ ۱۴۰۷ھ، بروز خمیس)

مولانا محمد غازی رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر کا خلاصہ: چونکہ حضرت سید پیر مہر علی شاہ گولڑوی قدس سرہ کے علمی سوالات سے وہابی عاجز ہو کر پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جی بھر کے گالی دیں (دیکھو اقامۃ البرھان) پھر عُیوب (کمزوریاں) ونَقَائِص (خامیوں) گننے شروع ہو گیا۔ ان عُیوب میں ایک یہی کالا خِضَاب (کالا رنگ کرنا) بھی ہے۔

حضرت علامہ غازی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے باصولِ غیر مقلدین وہابیہ جواب لکھا، جس میں ثابت فرمایا کہ کالا خِضَاب (کالا رنگ) کا استعمال صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔ جب اتنے جلیل القدر (بہت بڑے مرتبے والے) صحابہ و تابعین سے اس کا ثبوت ملتا ہے اور ان کا یہ فعل گناہ نہ ہوا اور نہ ہی عیب بلکہ سنت ہوا، فلہذا وہابیوں کا حضرت قبلہ عالم پیر مہر علی قدس سرہ پر الزام کیوں؟ جبکہ باصول ان کے، خِضَاب سیاہ سنت ہوا۔

معروضِ طفلانہ: حضرت علامہ مولانا محمد غازی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر باصولِ احناف، سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) استعمال کے لئے مثبت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کہ احادیث صحیحہ (درست اور معتبر احادیث) کے مقابلہ میں اجتہاد (ذاتی رائے سے نکالا گیا حکم) صحابہ و تابعین ناقابلِ قبول ہے۔ ایسے ہی چند صحابہ کرام کا عمل یا قول جمہور (اکثریت) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے ناقابلِ عمل ہے۔

ہم نے بابِ اول میں احادیث صحیحہ سے خِضَابِ سیاہ کی حُرمت (ناجائز اور گناہ ہونا) ثابت کی ہے اور جمہور ائمہ اور صحابہ کرام سمیت بھی اسی طرح ہیں جیسا ماہر فن حدیث وفقہ کو معلوم ہے۔ باقی رہا یہ سوال کہ صحابہ کرام و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا صحیح روایات کی تصریح (کھلے بیان) کے باوجود خلافِ عمل کیوں؟ اس کے جوابات ان شاء اللہ آگے چل کر عرض کروں گا۔

سرِ دست ایک قاعدہ یاد رہے کہ احادیث صحیحہ کی موجودگی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل خلاف وارد ہو تو اس کی تاویل واجب ہے اگر کسی طریقہ سے تطبیق کی صورت نہ بن سکے تو اس پر محمول ضروری ہے کہ انہیں ایسی احادیث پہنچی ہی نہیں مثلاً: ''صلوٰۃ الضحیٰ'' کتنا مشہور ہے اور کیسی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے لیکن بی بی عائشہ صدیقہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ انکار کرتے ہیں ایسے ہی احادیث معراج جسمانی کتنی مشہور و معروف ہیں اور کیسی صحیح ہیں اور کتنا ثقہ راویوں سے مروی ہے لیکن بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا انکار کرتی ہیں ایسے ہی بیشمار مسائل اختلاف صحابہ و تابعین پیش کئے جاسکتے ہیں۔ تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ ''الاختلاف فی الاسلاف''

---

(66) موطأ مالك برواية محمد بن الحسن الشيباني, أبواب السير, باب الخضاب, رقم الصفحة 330, المكتبة العلمية, الطبعة الثانية.

انتباہ: دورِ حاضرہ میں ٹیڈی مجتہدین اسی اختلاف کا سہارا کر اپنی بری عادت کی ترویج کر رہے ہیں اہل حق ان کی باتوں میں نہ آئیں اور نہ اس وہم میں مبتلا رہیں کہ بعض صحابہ خِضَابِ سیاہ استعمال فرماتے تھے فلہذا جائز ہے اس طریقہ کو اپنایا تو پھر غیر مقلدین ودیگر بدمذاہب کی طرح راہِ حق سے بھٹک جاؤ گے۔

حضرت علامہ محمد غازی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف احادیث نہی کے جوابات: حضرت علامہ محمد غازی رحمۃ اللہ علیہ محدثانہ رنگ میں وہابی کے ان اعتراضات کے جوابات ذیل میں لکھے جاتے ہیں جن احادیث سے وہابی عبد الاحد خان پوری نے استدلال کیا۔

احادیثِ نہی:

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفْعًا: يَكُونُ فِي آخِرِ ٱلزَّمَانِ قَوْمٌ يُخَضِّبُونَ بِالسَّوَادِ، لَا يَجِدُونَ رِيحَ ٱلْجَنَّةِ وَرَوَى ٱلْمُثَنَّى بْنُ ٱلصَّبَاحِ عَنْ عَمْرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ ٱلنَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ خَضَّبَ بِالسَّوَادِ لَمْ يَنْظُرِ ٱللّٰهُ إِلَيْهِ .وَرَوَى ٱلطَّبَرَانِيُّ عَنْ جُنَادَةَ عَنْ أَبِي ٱلدَّرْدَاءِ رَفْعًا: مَنْ خَضَّبَ بِالسَّوَادِ سَوَّدَ ٱللّٰهُ وَجْهَهُ يَوْمَ ٱلْقِيَامَةِ. وَرَوَى عَنْ أَنَسٍ رَفْعًا: غَيِّرُوا وَلَا تُغَيِّرُوا بِالسَّوَادِ.(67)

یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آخر زمانہ میں ایک قوم پیدا ہو گی جو سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) لگائیں گے وہ بہشت کی بو بھی نہ پائیں گے اور مثنی بن الصلاح حضرت عمرو بن مسیب بھی اپنے باپ اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جس نے سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) لگایا تو قیامت میں انہیں اللہ نہ دیکھے گا اور طبرانی نے جنادہ نے ابودرداء سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ بال تبدیل کرو لیکن سیاہ رنگ سے نہیں۔

ابن ابی عاصم احادیث نہی مذکورہ بالا سے پہلی حدیث میں ابن عباس کے متعلق لکھتے ہیں:

لَا دَلَالَةَ فِيهِ عَلَىٰ كَرَاهَةِ ٱلْخِضَابِ بِالسَّوَادِ، بَلْ فِيهِ ٱلْإِخْبَارُ عَنْ قَوْمٍ هَذِهِ صِفَتُهُمْ-(68)

یعنی اس میں سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) کی کراہت کی دلیل کہاں بلکہ اس میں تو ایسے لوگوں کی خبر دی جن کی ایسی شکل وصورت ہو گی۔

اور جَنِّبُوہ ٱلسَّوَادَ-والی حدیث کو مخصوص بحق اس شخص کے ٹھہراتے ہیں جس کا بڑھاپا نہایت کو پہنچ گیا ہو اس لئے سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) سے بچو۔

كَمَا قَالَ: إِنَّهُ فِي حَقِّ مَنْ صَارَ شَيْبُ رَأْسِهِ مُسْتَبْشِعًا، وَلَا يُطْرَدُ ذَلِكَ فِي حَقِّ كُلِّ أَحَدٍ- اِنْتَهَىٰ-(69)

یعنی جیسا کہ فرمایا کہ جو مکمل بوڑھا ہو اس کے لئے ایسی وعید ہے ورنہ ہر ایک کے لئے عام نہیں۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس کی تردید میں فرماتے ہیں کہ،

وَمَا قَالَهُ خِلَافَ مَا يَتَبَادَرُ مِن سِيَاقِ ٱلْحَدِيثَيْنِ-(70) یعنی جو کچھ اُنہوں نے فرمایا وہ دونوں حدیثوں کے سیاق کے خلاف ہے۔

پھر اپنی طرف سے اس کی توثیق اس طرح کرتے ہیں:

---

(67) عمدة القاري شرح صحيح البخاري, كتاب اللباس, باب الخضاب, 51/22, دار إحياء التراث العربي بيروت.
(68) فتح الباري بشرح البخاري, كتاب اللباس, قوله باب الخضاب, 354/10, المكتبة السلفية مصر.
(69) فتح الباري بشرح البخاري, كتاب اللباس, قوله باب الخضاب, 354/10, 355, المكتبة السلفية مصر.
(70) فتح الباري بشرح البخاري, كتاب اللباس, قوله باب الخضاب, 355/10, المكتبة السلفية مصر.

نَعَمْ، يَشْهَدُ لَهُ مَا أَخْرَجَهُ هُوَ عَنْ بْنِ شِهَابٍ: قَالَ كُنَّا نَخْضِبُ بِٱلسَّوَادِ إِذْ كَانَ ٱلْوَجْهُ جَدِيدًا، فَلَمَّا نَغْضُ ٱلْوَجْهُ وَٱلْأَسْنَانَ تَرَكْنَاهُ۔[71]

یعنی ہاں اس کی شاہد وہ روایت ہے جو ابن شہاب سے مروی ہے کہ ہم سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) لگاتے رہتے جب تک جوانی کے آثار باقی رہتے جب چہرہ اور دانت جھڑ جاتے تو ہم اسے چھوڑ دیتے۔

طبرانی والی حدیث کو جس میں سَوَّدَ ٱللَّهُ وَجْهَهُ يَوْمَ ٱلْقِيَامَةِ۔ یعنی اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کا چہرہ کالا کرے۔

حافظ ابن حجر مِنْ حَيْثُ ٱلسَّنَدِ ضعیف لکھتے ہیں لفظ ان کا یہ ہے (وسندہ لین)[72] اور نیز حدیث نہی معارض ہے ساتھ حدیث مرفوع ابن ماجہ کے

إِنَّ أَحْسَنَ مَا اِخْتَضَبْتُم بِهِ هٰذَا ٱلسَّوَادِ أَرْغَبُ لِنِسَائِكُمْ فِيكُمْ، وَأَهْيَبُ لَكُمْ فِي صُدُورِ عَدُوِّكُمْ۔[73]

یعنی تمہارا بہترین خِضَاب سیاہ رنگ والا ہے کیونکہ وہ تمہاری عورتوں کے لئے مرغوب ہے اور تمہارے دشمنوں پر بہت زیادہ رعب ڈالنے والا ہے۔

چونکہ دونوں لین الاسناد ہیں لہٰذا بلحاظ تساوی ترجیح یکے بر دیگرے نہ ہونے کی وجہ سے بحکم إِذَا تَعَارَضَا تَسَاقَطَا[74]

خلاصہ جوابات: حضرت علامہ محمد غازی رحمۃ اللہ علیہ نے باصولِ وہابیہ غیر مقلدین وہابی کو دندان شکن جوابات عنایت فرمائے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ بعض احادیث نہی مخصوص عنہ البعض ہیں اور بعض روایات احادیث صحیحہ کے متعارض ہیں جو بحکم إِذَا تَعَارَضَا تَسَاقَطَا ناقابلِ استدلال ہیں اور بعض ان میں ضعیف ہیں جو وہابیہ کے اُصول پر عمل کے لائق نہیں۔

علامہ محمد غازی رحمۃ اللہ علیہ کی آخری تقریر: صاحب بصیرت پر واضح ہو گیا ہو گا کہ احادیث، نہی یا مؤول ہیں اور یا لین السند۔ حسنین رضی اللہ عنہما کا معمول جواز روئے احادیثِ صحیحہ مشہود بالجنّۃ ہیں اور عترۃ پاک میں داخل جن کی شان میں،

لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي مَا تَمَسَّكْتُم بِهِ: مَا كِتَابُ ٱللَّهِ وَعِتْرَتِي۔[75]

وارد ہے اور ایسا ہی عمر بن الخطاب و عثمان وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا معمول اور ارشاد بھی مطابق تاویل وجرح محدثین احادیث نہی کو مؤول (اصطلاحِ حدیث) و مجروح (اصطلاحِ حدیث) ٹھہراتا ہے۔

یہ امر نہایت ہی بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے کہ اتنے بڑے شخصوں کو، جو ارکانِ معاونِ دین ہوں، احادیثِ نہی کا علم نہ ہو یا بر تقدیر تسلیم صحت، ان کے مخالف کریں یا درصورتِ فرضی لاعلمی کے کسی صحابی نے ان کے کانوں تک احادیثِ نہی نہ پہنچائیں ہوں۔ مطلب اس تقریر سے صرف اتنا ہی ہے کہ

---

(71) فتح الباري بشرح البخاري, كتاب اللباس, قوله باب الخضاب, 355/10, المكتبة السلفية مصر.

(72) فتح الباري بشرح البخاري, كتاب اللباس, قوله باب الخضاب, 355/10, المكتبة السلفية مصر.

(73) سنن ابن ماجه, كتاب اللباس, باب الخضاب بالسواد, 1197/2, رقم الحديث 3625, دار إحياء الكتب العربية فيصل عيسى البابي الحلبي.

74) بحکم اس قاعدہ کے جب دو دلیلیں متعارض ہوں تو دونوں ساقط ہو جاتے ہیں۔ اُویسی غفرلہٗ

(75) سنن الترمذي, أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم, باب مناقب اهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم, 125/6, رقم الحديث 3788, دار الغرب الإسلامي بيروت, الطبعة الأولى. 1996 م.

محدث خانپوری اصل مبحث سے فرار ہو کر وسمہ (بالوں کو رنگنے والا خضاب) لگانے کو بھی مَطاعِن (عیبوں اور طعنوں) سے ثابت نہیں کر سکتا، نہ یہ کہ ہم جمہور کے مخالف ہیں۔ خانپوری پر واجب ہے کہ جمہور کی جانب سے تقریرِ مذکور بالا کی تردید کرے، یہی کرے گا کہ سالہا (بہت برس) ابن تیمیہ کے تصانیف ورقاً بعد ورقاً پھولے گا۔ آخر الامر خارج از مبحث مطاعن وسبّ وشتم (گالی گلوچ) کی طرف حسبِ عادت فرار کرے گا۔[76] اہلِ حدیث کو چاہیے کہ اس محدث کو رُستم (ایران کا مشہور پہلوان، بہادری کی مثال) تصور فرما کر میدان میں آنے کی اجازت نہ دیا کریں۔

اس سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ چونکہ اہلِ حدیث اہلِ فقہ کے بالمقابل بولا جاتا ہے اور بلحاظِ تقابل (مقابلے کے لحاظ سے) دونوں کا اجتماع مُتَصَوَّرْ نہیں لہٰذا اہلِ حدیث خانپوری جیسا وہی ہو گا جس میں فقاہت نہ ہو یعنی قرآن وحدیث کی سمجھ نہ ہو اور اہلِ فقہ وہ ہو گا جس کو قرآن وحدیث کی فقاہت وسمجھ ہو۔

پس خانپوری صاحب نہ فقیہہ ہیں اور نہ محدث بلکہ سفیہ (ناسمجھ) اور مُحْدِثْ (بات گھڑنے والا)۔ (بحوالہ صفحہ ۳۷)

معروضِ طفلانہ: اس طویل تفصیل کے بعد ثابت ہوا کہ حضرت قبلہ عالم گولڑوی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا خِضَابِ سیاہ کے بارے میں کوئی حکم نہیں اور حضرت علامہ مولانا غازی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی وہابی عبد الاحد خانپوری کے گالی گلوچ بکنے اور حضرت گولڑوی سرکار قدس سرہ کو فاسق وفاجر ثابت کرنے کی کوشش پر پانی پھیرا ہے اور ثابت کر دکھلایا ہے کہ باصولِ وہابیہ حضور سید گولڑوی سرکار پر کوئی اعتراض نہیں بلکہ باصولِ شما (تمہارے اصولوں کے مطابق) آپ کا سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) کا استعمال احادیث سے ثابت شدہ ہے۔ اسی لئے ساتھ یہ بھی فرما دیا کہ ہم نہ جمہور کے مخالف ہیں۔ اس لئے فقیر اب جمہور کی طرز پر احادیث کے جوابات عرض کرتا ہے تاکہ مسئلہ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ہو جائے۔

اقوالِ جمہور کی تصریح: فقیر نے باب دوم کتاب ہذا میں ائمہ کرام کی عبارات نقل کی ہیں تسلّی وتشفّی کے لئے وہ کافی ووافی ہیں اب جمہور کی تصریحات بھی ملاحظہ ہوں۔

(۱) گیارہویں صدی کے مجدد فقہ حنفیہ کے محقّق کُتبِ کثیرہ کے مصنّف حضرت علامہ ملا علی القاری رحمۃ اللہ الباری جمع الوسائل شرح الشمائل للترمذی جلد ۱ صفحہ ۱۰۲ مطبوعہ مصر میں لکھتے ہیں کہ

اِخْتَلَفُوا فِي أَنَّهُ هَلْ يَجُوزُ اَلْخِضَابُ بِالسَّوَادِ، فَذَهَبَ أَكْثَرُ اَلْعُلَمَاءِ إِلَىٰ كَرَاهَةِ اَلْخِضَابِ بِٱلسَّوَادِ، وَجَنَحَ اَلنَّوَوِيُّ إِلَىٰ أَنَّهَا كَرَاهَةٌ تَحْرِيمٌ، وَأَنَّ مِنَ اَلْعُلَمَاءِ مَنْ رَخَّصَ فِيهِ فِي اَلْجِهَادِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِهِ۔[77]

یعنی سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) کے متعلق اختلاف ہے لیکن اکثر علماء فرماتے ہیں کہ سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنا) مکروہ ہے۔ امام نووی کی تحقیق یہی ہے کہ یہ مکروہ تحریمی ہے بعض علماء صرف جہاد کے لئے اس کی اجازت دیتے ہیں جہاد کے سوا نہیں۔

كَذٰلِكَ فِي اَلْمِرْقَاةِ شَرْحِ اَلْمِشْكَاةِ: قَالَ مِيرَكُ: ذَهَبَ أَكْثَرُ اَلْعُلَمَاءِ إلخ[78]

ایک ہی عبارت ہے معمولی فرق کے ساتھ۔

---

(76) آخر میں جب کوئی جواب نہ بن پائے گا تو موضوع سے نکل کر اور بدکلامی کرتے ہوئے راہ فرار اختیار کریگا۔ (س رضا)

(77) جمع الوسائل في شرح الشمائل, باب ما جاء في خضاب رسول الله صلي الله عليه وسلم, 102/1, المطبعة الشرفية مصر طبع على نفقة مصطفى البابي الحلبي وإخوته.

(78) مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح, كتاب اللباس, باب الترجل, 2828/7, دار الفكر بيروت لبنان, الطبعة الأولى, 1422هـ 2002م.

فائدہ: أَكْثَرُ ٱلْعُلَمَاءِ کی تصریح جمہوریت کے لئے کافی ہے اور وَلَمْ يَرْخُصْ فِي غَيْرِهِ (یعنی جہاد کے علاوہ درست نہیں) سے وہ شائقین متوجہ ہوں جو فرماتے ہیں کہ اپنی عورت زوجہ کو خوش کرنے کے لئے سیاہ خِضَابْ (کالا رنگ) لگانا جہاد سے کم نہیں اگر یہی جہاد ہے تو پھر دین کا خدا حافظ۔

(۲) حضرت ابراہیم بن محمد البیجوری المتوفی ۱۲۷۶ھ فرماتے ہیں کہ

وَعِنْدَنَا، مَعَاشِرَ ٱلشَّافِعِيَّةِ، بِغَيْرِ ٱلسَّوَادِ سُنَّةٌ، وَبِ ٱلسَّوَادِ حَرَامٌ-(79) (شرح الشمائل للترمذی للسید محمد امیر البشاوری مدظلہ)

یعنی ہم علماءِ شافعہ کے نزدیک سیاہ خِضَابْ (کالا رنگ کرنا) حرام اور غیر از سنت (سنت سے نہیں) ہے۔

(۳) محیط البرہانی میں ہے کہ

وَأَمَّا ٱلْخِضَابُ بِالسَّوَادِ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنَ ٱلْغُزَاةِ لِيَكُونَ أَهْيَبَ فِي عَيْنِ ٱلْعَدُوِّ فَهُوَ مَحْمُودٌ مِنْهُ، ٱتَّفَقَ عَلَيْهِ ٱلْمَشَايِخُ، وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ لِيُزَيِّنَ نَفْسَهُ لِلنِّسَاءِ وَلِيُحَبِّبَ نَفْسَهُ إِلَيْهِنَّ فَذٰلِكَ مَكْرُوهٌ، عَلَيْهِ عَامَّةُ ٱلْمَشَايِخِ-(80)

یعنی سیاہ خِضَابْ (کالا رنگ) ان حضرات نے استعمال کیا جو غازی تھے تاکہ دشمنوں کی آنکھوں میں ہیبت ہو اس ارادہ پر جائز ہے اس پر مشائخ کا اتفاق ہے اگر کوئی شخص اپنی عورت کے لئے زینت بنائے تو مکروہ ہے اسی پر عام مشائخ کا اتفاق ہے۔

(۴) عباراتِ فقہاء میں عَلَيْهِ عَامَّةُ ٱلْمَشَايِخِ (اس پر عام مشائخ) کے الفاظ کئی عبارات میں مُصَرَّحْ (واضح) ہے اس لئے اس پر مزید لکھنے کی ضرورت نہیں۔

معروضِ طفلانہ: حضرت علامہ محمد غازی رحمۃ اللہ علیہ نے اثباتِ خِضَابْ میں وہ دلائل لکھے ہیں جو جمہور کے اقوال کے خلاف ہیں اسلام کے چند گنتی کے ایسے مسائل بھی ہیں جن میں اختلاف نہ ہو ورنہ اکثر فقہی مسائل میں ائمہ اسلام کے درجنوں اختلافات ہیں۔ اس لئے ہم اہل سنت کے نزدیک تقلید واجب ہے اگرچہ ائمہ اربعہ میں جس امام کی تقلید کرے حق ہے لیکن جب امام کی تقلید کے ساتھ ساتھ بوقتِ ضرورت کسی دوسرے امام یا صحابی یا تابعی رضی اللہ عنھم کے قول کو لیتا ہے تو عِنْدَ اللهِ (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) مجرم ہے بلکہ فقہاء کرام نے ایسے شخص کی شہادت بھی قبول نہیں کرنی۔ چنانچہ شامی جلد ۴ صفحہ ۳۹۷ میں ہے:

لَيْسَ لِلْعَامِّيِّ أَنْ يَتَحَوَّلَ مِنْ مَذْهَبٍ إِلَىٰ مَذْهَبٍ، وَيَسْتَوِي فِي ذٰلِكَ ٱلْحَنَفِيُّ وَٱلشَّافِعِيُّ، وَقِيلَ: لِمَنْ ٱنْتَقَلَ إِلَىٰ مَذْهَبِ ٱلشَّافِعِيِّ لِيُزَوَّجَ لَهُ، أَخَافُ أَنْ يَمُوتَ مَسْلُوبَ ٱلْإِيمَانِ، لِإِهَانَتِهِ ٱلدِّينَ لِجِيفَةٍ قَذِرَةٍ-(81)

یعنی عام آدمی کو لائق نہیں کہ وہ ایک مذہب سے دوسرے مذہب میں پھر جائے اور سمجھے کہ حنفی شافعی برابر ہیں (تو کیوں میں ایک کو چھوڑ کر دوسری طرف منتقل ہو جاؤں) بلکہ ایسا بدبخت آدمی جو دوسرے مذہب کی جانب اس وجہ سے منتقل ہوا کہ اس مذہب کے اختیار کرنے سے بیاہ ہو جائیگا۔

ایسے آدمی کے لئے کہا گیا کہ اس کا خاتمہ برباد ہوگا مرتے وقت اس سے ایمان چھن جانے کا خطرہ ہے کیونکہ اس نے ایک مراد کے حصول پر دین کی اہانت کی۔

---

(79) حاشية ... ابراهيم الباجوري المسماه بالمواهب اللدنية على الشمائل المحمدية، ص52، جامعة بريستن، 1873م

(80) المحيط البرهاني، كتاب الاستحسان والكراهية، الفصل الحادي والعشرون في الزينة واتخاذ الخادم للخدمة، 377/5، دار الكتب العلمية بيروت لبنان، الطبعة الأولى، 1424هـ 2004م.

(81) رد المحتار، كتاب الشهادات، باب من يجب قبول شهادته على القاضي، 481/5، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر، الطبعة الثانية، 1386هـ 1966م.

اسی شامی میں اسی باب کے آخر میں لکھا ہے کہ،

وَإِنِ انْتَقَلَ إِلَيْهِ لِقِلَّةِ مُبَالَاتِهِ فِي الِاعْتِقَادِ، وَالْجَرَاءَةِ عَلَى الِانْتِقَالِ مِنْ مَذْهَبٍ إِلَىٰ مَذْهَبٍ كَمَا يَتَّفِقُ لَهُ، وَيَمِيلُ طَبْعُهُ إِلَيْهِ لِغَرَضٍ يَحْصُلُ لَهُ، فَإِنَّهُ لَا تُقْبَلُ شَهَادَتُهُ۔[82]

یعنی اگر کسی دوسرے مذہب کی طرف منتقل ہوا محض اعتقادی کمزوری سے ایک مذہب سے دوسرے مذہب کی طرف منتقل ہونا جیسے چاہا اور طبع نے پلٹا کھایا کسی غرض کے حصول کی وجہ سے تو اس کی گواہی نا قابل قبول ہے۔

درسِ عبرت: آج کل یہ بیماری عام پھیلتی جارہی ہے کہ ائمہ اربعہ اور صحابہ کرام واہل بیت عظام و اولیائے کرام کی کوئی بات اپنی من پسند ملی تو فوراً اسے اپنا لیا یہ نہ دیکھا کہ اس مسئلہ میں ہمارے مذہب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کیا ہے یہ قول اگرچہ کتنی بلند شخصیت سے منسوب ہے قرآن وحدیث کے خلاف تو نہیں بالخصوص طلاق کے بارے میں ہو رہا ہے کہ بیک وقت طلاقِ ثلاثہ دے کر احناف کے فتویٰ سے گھبرا کر غیر مقلدین کا فتویٰ حاصل کر کے سمجھتے ہیں کہ ہم نے میدان جیت لیا۔

یہ نہیں جانتے کہ اس فتویٰ وہابیہ کی رُو سے وہ ساری زندگی زنا میں مبتلا رہے اور اب کے بعد جو اولاد پیدا ہوگی وہ اولاد الزنا (عند اللہ) شمار ہوگی اور پھر خاتمہ کی بربادی اور آخرت میں جہنم کا عذاب رسوا۔ (معاذ اللہ)

حکایت: سابق دور میں کسی حنفی المذہب نے اہلحدیث کی لڑکی سے نکاح کرنا چاہا اہلحدیث نے تبدیلی مذہب کی شرط لگائی (جیسے آج کل وہابی غیر مقلدین وغیرہ کرتے ہیں) اور عملی طور پر کہا کہ فاتحہ خلف الامام (جماعت میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا) اور رفع یدین کرنا ہوگا۔ حنفی نے قبول کر لیا جب نکاح ہوگیا حضرت شیخ جرجانی رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے فرمایا کہ

اَلنِّكَاحُ جَائِزٌ، وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْهِ أَنْ يَذْهَبَ إِيمَانُهُ وَقْتَ النَّزْعِ، لِأَنَّهُ اسْتَخَفَّ بِمَذْهَبِهِ الَّذِي هُوَ حَقٌّ عِنْدَهُ، وَتَرَكَهُ لِأَجْلِ جِيفَةٍ مُنْتِنَةٍ۔[83] (شامی جلد ۳ صفحہ ۱۹۶)

یعنی نکاح تو جائز ہے لیکن مجھے خوف ہے کہ مرتے وقت اس کا ایمان سلامت نہ رہے کیونکہ اس نے ایک مردار بدبودار شئے کے حصول کے لئے وہ مذہب چھوڑ دیا جو اس کے نزدیک حق تھا۔

وہ اہلحدیث دورِ حاضرہ کے مدعیان خام کی طرح گستاخ اور بے ادب نہ تھے بلکہ وہ بھی اہل سنت سے تھے صرف ظاہر احادیث پر عمل کرتے اور دورِ حاضرہ کے اہلحدیث کہلوانے والے وہابی ہیں جو خوارج کی ایک شاخ ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے فقیر کی کتاب "ابلیس تا دیوبند"۔

فائدہ: اسی لئے فقہاء کرام تاکید فرماتے ہیں کہ جس امام کی تقلید کرے اس پر ڈٹ جائے محض نفسانی خواہش اور ضرورتِ زندگی یا کسی اور دنیوی غرض کے پیش نظر دوسرے مذہب کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھے۔ چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

(۱) شامی ردالمختار جلد ۳ صفحہ ۱۹۶ میں ہے:

---

(82) رد المحتار، كتاب الشهادات، باب من يجب قبول شهادته على القاضي، 481/5، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر، الطبعة الثانية، 1386ھ 1966م.

(83) رد المحتار، كتاب الحدود، باب التعزير، 80/4، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر، الطبعة الثانية، 1386ھ 1966م.

أَمَّا ٱنْتِقَالُ غَيْرِهِ مِنْ غَيْرِ دَلِيلٍ، بَلْ لِمَا يُرْغَبُ مِنْ عَرَضِ ٱلدُّنْيَا وَشَهْوَتِهَا، فَهُوَ ٱلْمَذْمُومُ ٱلْآثِمُ، ٱلْمُسْتَوْجِبُ لِلتَّأْدِيبِ وَٱلتَّعْزِيرِ، لِأَرْتِكَابِهِ ٱلْمُنْكَرَ فِي ٱلدِّينِ، وَٱسْتِخْفَافِهِ بِدِينِهِ وَمَذْهَبِهِ۔[84]

یعنی ایک مذہب سے دوسرے مذہب میں منتقل ہونا کہ وہ مسئلہ اس کا پسندیدہ ہے اس سے اس کی دنیوی غرض اور شہواتِ نفسانی ہے جو کہ مَذمُوم (قابلِ مذمت) ہے۔ بلکہ ایسے شخص کی تادیب وتعزیر (بغرضِ اصلاح سزادینا) ضروری ہے کہ اس نے دین ومذہب کو کھلونا سمجھ رکھا ہے۔

اسی ردالمختار شامی کے اسی صفحہ پر ہے کہ،

(۲) ٱلثَّبَاتُ عَلَىٰ مَذْهَبِ أَبِي حَنِيفَةَ خَيْرٌ وَأَوْلَىٰ، قَالَ: وَهٰذِهِ ٱلْكَلِمَةُ أَقْرَبُ إِلَى ٱلْأُلْفَةِ۔[85]

یعنی مذہب حنفی پر استقامت خیر بھلائی ہے اور اُلفت کی طرف یہی اَقرَب ہے۔

(۳) شرح عین العلم میں ہے کہ

(فَلَوِ ٱلْتَزَمَ مَذْهَبًا مُعَيَّنًا كَأَبِي حَنِيفَةَ أَوِ ٱلشَّافِعِيِّ) فَهَلْ يَلْزَمُ ٱلِاسْتِمْرَارُ عَلَيْهِ فَلَا يُقَلِّدُ غَيْرَهُ فِي مَسْأَلَةٍ[86]

یعنی جو کسی مذہب کا مقلد ہے مثلاً حنفی یا شافعی تو وہ اس پر مداومت (ہمیشگی اختیار) کرے اس سے ہٹ کر کسی دوسرے کی تقلید میں نہ پھنسے۔

فائدہ: مذہب کی تبدیلی کا یہ مطلب بھی ہے کہ حنفیت ترک کرکے شافعیت اختیار کرے جیسے یہ شرعاً ممنوع ہے ایسے ہی ایک مذہب کے مسئلہ کی تحقیق چھوڑ کر دوسرے مذہب کو اختیار کرے یہ بھی ممنوع ہے۔

ازالہ وھم: کسی کو یہ وہم ہو کہ جب صریح احادیث کسی مذہب کے خلاف مل جائے تو حدیث پر عمل لازم ہے کیونکہ قرآن کے بعد حدیث شریف کا درجہ ہے تو یہ خیال بھی غلط ہے کیونکہ عام آدمی کو کیا خبر کہ یہ حدیث صحیح ہونے کے باوجود منسوخ یا غیر معمول بہ ہو یا اس کے بالمقابل کوئی اور حدیث صحیح ہو وغیرہ وغیرہ۔ اس معنی پر کسی بہت بڑی غلطی کا شکار ہو سکتا ہے چنانچہ شرح عین العلم میں ہے کہ

لَيْسَ لِلْعَامِّيِّ ٱلْأَخْذُ بِظَاهِرِ ٱلْحَدِيثِ، لِجَوَازِ كَوْنِهِ مَصْرُوفًا عَنْ ظَاهِرِهِ أَوْ مَنْسُوخًا، بَلْ عَلَيْهِ ٱلرُّجُوعُ إِلَى ٱلْفُقَهَاءِ، لِعَدَمِ ٱلِاهْتِدَاءِ فِي حَقِّهِ إِلَىٰ مَعْرِفَةِ صَحِيحِ ٱلْأَخْبَارِ وَسَقِيمِهَا، وَنَاسِخِهَا وَمَنْسُوخِهَا، فَإِذَا ٱعْتَمَدَهُ كَانَ تَارِكًا لِلْوَاجِبِ عَلَيْهِ۔[87]

---

(84) رد المحتار, كتاب الحدود, باب التعزير, 80/4, شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر, الطبعة الثانية, 1386 هـ 1966 م.

(85) رد المحتار, كتاب الحدود, باب التعزير, 80/4, شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر, الطبعة الثانية, 1386 هـ 1966 م.

(86) تيسير التحرير شرح كتاب التحرير في أصول الفقه, مسئلة: (لَا يرجع الْمُقَلّد فِيمَا قلد فِيهِ), 253/4, دار الكتب العلمية – بيروت، 1403 هـ 1983م

(87) التقرير والتحبير على التحرير في أصول الفقه, مقالة في الاجتهاد وما يتبعه من التقليد والإفتاء, 414/3, دار الكتب العلمية, 1999 م.

یعنی عوام پر لازم ہے کہ وہ ظاہرِ حدیث پر عمل کرنے سے بچیں، کیونکہ ممکن ہے کہ وہ حدیث روایتِ مُؤوَّل[88] ہو یا منسوخ[89] ہو۔ بلکہ اسے چاہیے کہ وہ ائمہ فقہاء کی طرف رجوع کرے، کیونکہ اسے احادیث فہمی سے کیا تعلق! وہی حضرات صحیح و ضعیف اور ناسخ و منسوخ کو جانتے ہیں۔ اگر اس نے اپنی سمجھ پر اعتماد کیا تو وہ واجب کا تارک ہوا۔

اور کفایہ شرح ہدایہ میں ہے: اَلْعَامِّيُّ إِذَا سَمِعَ حَدِيثًا لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ بِظَاهِرِهِ، لِجَوَازِ أَنْ يَكُونَ مَصْرُوفًا عَنْ ظَاهِرِهِ أَوْ مَنْسُوخًا۔[90]

یعنی عوام جب بھی کوئی حدیث سنیں یا پڑھیں انہیں چاہیئے کہ وہ اس پر عمل نہ کریں کیونکہ ممکن ہے کہ وہ حدیث مؤول (اصطلاح حدیث) یا منسوخ ہو۔

یاد رہے کہ عامی سے عوام علومِ عربیہ سے بے خبر لوگ مراد نہیں بلکہ عامی سے وہ علماء مراد ہیں جو درجاتِ اجتہاد میں سے کسی ایک درجہ پر نہیں پہنچ سکے اگرچہ بظاہر وہ علوم وفنون کے بحرِ ذخار ہوں تب بھی فقہاء کرام کے نزدیک وہ عامی آدمی ہیں۔ چنانچہ شرح جمع الجوامع میں ہے:

يَجِبُ عَلَى اَلْعَامِّيِّ وَغَيْرِهِ مِمَّنْ لَمْ يَبْلُغْ رُتْبَةَ اَلِاجْتِهَادِ اَلْتِزَامُ مَذْهَبٍ مُعَيَّنٍ مِنْ مَذَاهِبِ اَلْمُجْتَهِدِينَ۔[91]

یعنی عوام وغیرہ پر واجب ہے یعنی وہ لوگ جو درجہ اجتہاد پر نہیں پہنچے وہ مجتہدین کے مذاہب میں سے کسی مذہب پر التزام کریں۔

خلاصہ: ان عبارات کے بعد ہم عرض کرسکتے ہیں کہ وہ دلائل جو حضرت علامہ محمد غازی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمائے ہیں غیر مقلد وہابی کے اعتراض رفع کرنے کے لئے ہیں ورنہ بحیثیتِ حنفی ہونے کے وہ جمہور کے اقوال کے مخالف نہیں جیسے اُنہوں نے خود فرمایا اور نہ ہی وہ درجہ اجتہاد کے مدّعی تھے جیسے آج ہمارے دور میں بڑے بڑے ڈاکٹرز، پرفیسرز وغیرہ دو چار لغات کی کتابیں پڑھ کر مجتہد بنے بیٹھے ہیں اسی لئے سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) کی حرمت بحال رہے گی اور حضرت قبلہ عالم سید مہر علی شاہ صاحب کا عمل ان کی ذات تک محدود رہے گا۔ (اس کے جوابات آتے ہیں) ان کی دیکھا دیکھی جو سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) کا مرتکب ہوگا اس کی سزا وہی ہے جو احادیث مبارکہ میں بیان ہوچکی ہے مزید عرض کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

احادیث اثبات پر اعتراضات: حضرت علامہ محمد غازی رحمۃ اللہ علیہ نے جن روایات سے عبدالاحد خانپوری وہابی کو اس کے اپنے اُصول کے مطابق لاجواب فرمایا ان سے وہم پیدا ہوتا ہے کہ سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنا) جائز بلکہ سنت ہو کہ جب حسنین کریمین اور سیدنا فاروقِ اعظم جیسی شخصیات سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) فرماتے تو پھر ہم سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) کیوں نہ لگائیں تو عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ اَلْخُلَفَاءِ اَلرَّاشِدِينَ۔[92]

کے حکم پر مخالفِ سنت رہے اور اہل بیت کے اعلیٰ افراد کا عمل حجت ہو سکتا ہے اس کے جوابات حاضر ہیں۔

سوال: وَذَكَرَ اَبْنُ أَبِي اَلْعَاصِمِ بِأَسَانِيدَ: إِنَّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا رَضِيَ اَللَّهُ عَنْهُمَا كَانَا يَخْتَضِبَانِ بِهِ، أَيْ بِالسَّوَادِ۔[93]

---

(88) (اصطلاحِ حدیث: جس حدیث کی اصل مراد ظاہری الفاظ سے مختلف ہو اور جس میں تاویل مقصود ہو)۔ (س رضا)

(89) (اصطلاحِ حدیث: جس حکم کو کسی بعد والی حدیث نے ختم یا بدل دیا ہو)۔ (س رضا)

(90) الكفاية في شرح الهداية, كتاب الصوم, 158/2, دار الكتب العلمية, 2019م.

(91) حاشية العطار على شرح الجلال المحلي على جمع الجوامع, الكتاب السابع في الاجتهاد, مسألة يجوز للقادر على التفريع والترجيح وإن لم يكن مجتهدا, 440/2, دار الكتب العلمية.

(92) سنن أبي داود, أول كتاب السنة, باب في لزوم السنة, 16/7, رقم الحديث 4607, دار الرسالة العالمية, الطبعة الأولى. 1430هـ 2009م.

(93) عمدة القاري شرح صحيح البخاري, كتاب اللباس, باب الخضاب, 51/22, دار إحياء التراث العربي بيروت.

یعنی ابن ابی العاصم نے چند سندات سے ذکر کیا کہ حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) لگاتے تھے۔

جواب: التعليق المجد علىٰ مؤطا محمد باب الخِضَابْ صفحہ ۳۹۳ میں ہے کہ

مَا رُوِيَ أَنَّ سَعْدًا وَالْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَا يَخْتَضِبَانِ بِالسَّوَادِ، وَلَيْسَ بِجَيِّدٍ، فَلَعَلَّهُ لَمْ يَبْلُغْهُمَا الْحَدِيثُ، وَالْكَلَامُ فِي بَعْضِ رُوَاتِهِ لَيْسَ بِحَيْثُ يُخْرِجُهُ عَنْ حَيِّزِ الِاحْتِجَاجِ بِهِ، وَمِنْ ثَمَّ عَدَّ ابْنُ حَجَرٍ الْمَكِّيُّ فِي الزَّوَاجِرِ الْخِضَابَ بِالسَّوَادِ مِنَ الْكَبَائِرِ، إلخ-[94]

یعنی وہ جو مروی ہے کہ حضرت سعد اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) لگاتے تھے روایت صحیح نہیں اس کے بعض راویوں میں بھی کلام ہے یہ روایت ایسی نہیں کہ اسے حجت بنایا جائے یہی وجہ ہے کہ علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) کو کبیرہ گناہوں میں گنا ہے۔

ممکن ہے ان دونوں حضرات کو نہی کی روایات نہ پہنچی ہوں۔ (روایت کا کسی صحابی وغیرہ کے پاس نہ پہنچنے کی تحقیق آگے آئے گی ان شاء اللہ)

جواب ۲: چونکہ ابن ابی العاصم سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) کے مثبتین میں سے ہیں اسی لئے يَخْتَضِبَانِ کے بعد أَيْ بِالسَّوَادِ- کا اضافہ ان کا اپنا ہے ورنہ يَخْتَضِبَانِ سے مطلق خِضَاب کا ثبوت ملتا ہے اور ہمارے نزدیک خِضَاب سُرخ و زرد جائز ہے۔

جواب ۳: حنا میں کتم ملانے سے سرخی مائل بہ سیاہی ہو جاتی ہے جس کی تحقیق امام اہل سنت محدث بریلوی قدس سرہ نے فرمائی (گذشتہ اوراق میں ملاحظہ کیجئے) اس سے راوی نے حضرات مذکورہ کے علاوہ دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے مخلوط خِضَاب کو غلبہ سیاہی کی وجہ سے مطلق سیاہ کہہ دیا ہو تو بعید از قیاس نہیں۔

جواب ۴: ان حضرات کا دور جہاد میں گزرا اور جہاد کے لئے ان کا استعمال ہمارے مؤقف کے خلاف نہیں۔

جواب ۵: جب حدیث حسنین کریمین رضی اللہ عنھما محتمل المعانی ہے اور ضعیف بھی ہے تو اس سے استدلال کا کیا معنیٰ ہے۔

إِذَا جَاءَ الِاحْتِمَالُ بَطَلَ الِاسْتِدْلَالُ- (یعنی جب احتمال آجائے تو استدلال باطل ہو جاتا ہے) کے بعد احادیث صحیحہ کی طرف ہی رجوع ہو گا جنہیں سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) کی مُمانعت ہے اور وہ فقیر اُویسی غفرلہ باب اول میں عرض کر چکا ہے۔

جواب ۶: باوجودیکہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں اتفاق ہے کہ آپ سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) نہیں لگاتے لیکن آپ پر دیکھنے والوں کا اشتباہ ہو گیا جب آپ نے سرخ مہندی کے ساتھ کتم (گھاس) ملایا تو سرخی میں شوخی پیدا ہو گئی ایسے ہی حسنین کریمین وحضرت عمرو عثمان و دیگر صحابہ و تابعین رضی اللہ عنھم کے متعلق سمجھ لیجئے یہی تقریر علامہ ومولانا عبد الحی لکھنوی نے بھی لکھی ملاحظہ ہو۔ (هدية النور فيما يتعلق بالأظفار والشعور، صفحہ ۴۳)

جواب ۷: علم حدیث کا قاعدہ کلیہ ہے کہ احادیث صحیحہ کے مقابلہ میں کسی صحابی یا تابعی یا راوی کا قول و عمل خلاف وارد ہو اس کی تاویل لازم اور ضروری ہے یا تطبیق کی کوشش کی جائے اس کی مثالیں آتی ہیں یہاں سیدنا حسنین کریمین وحضرت عمرو عثمان و دیگر صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم کے احوال مؤول ہیں کہ وہ

---

(94) التعليق الممجد على موطأ محمد, أبواب السير, باب الخضاب, 463/3, 464, دار القلم دمشق, الطبعة الرابعة. 1426 هـ 2005 م.

مجاہدین تھے ان کا زمانہ اکثر جہاد میں گزرا اور مجاہدین کے لئے سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنا) جائز ہے یا کتم (سیاہ پتی) ملانے سے سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) سے تعبیر کیا یا ان کو احادیث صحیحہ نہیں پہنچیں۔ مزید تحقیق آگے پڑھئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خِضَابُ: سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی گئی ہے کہ آپ سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) کا حکم فرماتے اور ساتھ ہی یہ عِلّت بھی بتائی گئی ہے کہ هُوَ تَسْكِينٌ لِلزَّوْجَةِ إِلَخ۔[95] وہ زوجہ کی تسکین اور تسلی کے لئے تھا۔

جواب ۱: اس روایت کا حال تو عرض کروں گا لیکن یاد رہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذاتی عمل صحیح مسلم میں اس کے خلاف ہے روایت کے الفاظ پڑھئے: وَٱخْتَضَبَ عُمَرُ بِٱلْحِنَّاءِ بَحْتًا۔[96] یعنی حضرت عمر خالص مہندی سُرخ لگاتے تھے۔

فائدہ: صحیح مسلم شریف کی سند خود ضمانت ہے اس حدیث کی صحت کی پھر لفظ بَحْتًا بمعنی خالص مزید تسلی و تشفی کے لئے کافی ہے۔

جواب ۲: سنن ابن ماجہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرح إِنَّ أَحْسَنَ مَا ٱخْتَضَبْتُمْ بِهِ هَذَا ٱلسَّوَادُ، أَرْغَبُ لِنِسَائِكُمْ فِيكُمْ، وَأَهْيَبُ لَكُمْ فِي صُدُورِ أَعْدَائِكُمْ۔[97] مرفوعاً مروی ہے اس کے بارے میں التعلیق المجد صفحہ ۳۹۰ میں لکھا ہے:

فِي سَنَدِهِ ضَعْفٌ۔[98] یعنی اس کی سند میں ضُعف ہے۔

جواب ۳: صحابہ کرام و تابعین عظام رضی اللہ عنھم غزوات میں گھرے رہے اس لئے مجاہدین کو خِضَابِ سیاہ جائز ہے۔ اسی لئے حضرت عمر فاروق ہوں یا حضرت عثمان غنی یا دیگر جملہ وہ حضرات (جن کے اسمائے گرامی حضرت علامہ محمد غازی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمائے ہیں) کو خِضَابِ سیاہ لگانا جائز تھا اس جواب میں وہ تمام روایات جن میں سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) کے جواز کی صورت نکلتی ہے جہاد پر محمول ہیں یا ضعیف اور نا قابلِ اعتبار ہیں۔

جواب ۴: احادیث صحیحہ کے مقابلہ میں ضعفاء وارد ہوں تو ضعفاء اور صحاحؔ (ضعیف و صحیح روایت) کے مابین قاعدہ ہے کہ یہاں روایاتِ صحیحہ تو سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) سے روکتی ہیں اور ضعفاء جواز بتاتی ہیں ان کی مطابقت یونہی ہو سکتی ہے کہ جہاد کے وقت سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنا) جائز ہے اس کے علاوہ روایاتِ صحیحہ کے حکم پر ناجائز اور حرام ہے۔

جواب ۵: حضرت علامہ مولانا محمد غازی رحمۃ اللہ علیہ نے طبرانی والی حدیث کے ضُعف سے ابن ماجہ کی روایت سے مقابلہ کرکے حکم کیسے ساقط فرمادیا جبکہ قاعدہ ہے کہ کوئی روایت متناً ضعیف ہو تو ضروری نہیں کہ وہ معناً بھی ضعیف ہو مثلاً:

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ ٱلْمَاءِ وَٱلطِّينِ۔ متناً ضعیف ہے لیکن كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَهِ وغیرہ سے معناً صحیح ہے ایسے ہی لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ ٱلْأَفْلَاكَ۔ سنداً ضعیف لیکن معناً صحیح ہے وغیرہ وغیرہ تو اس کے مقابلہ میں ضعیف روایت کیسے حکم کو ساقط کر سکتی ہے۔

---

(95) عمدة القاري شرح صحيح البخاري , كتاب اللباس , باب الخضاب , 51/22 , دار إحياء التراث العربي بيروت.
(96) صحيح مسلم , كتاب الفضائل , باب شيبه صلى الله عليه وسلم , 1821/4 , رقم الحديث 2341 , مطبعة عيسى البابي الحلبي وشركاه القاهرة.
(97) سنن ابن ماجه , كتاب اللباس , باب الخضاب بالسواد , 1197/2 , رقم الحديث 3625 , دار إحياء الكتب العربية فيصل عيسى البابي الحلبي.
(98) التعليق الممجد على موطأ محمد , أبواب السير , باب الخضاب , 464/3 , دار القلم دمشق , الطبعة الرابعة . 1426 هـ 2005 م.

جواب ۶: خِضَابِ سیاہ کی حرمت کی روایات سنداً ومتناً صحیح ہیں لیکن اس کے جواز کی کوئی روایت بھی صحیح نہیں ہے۔ اگر ہیں تو محتمل المعنی (معنی میں احتمال) ہیں اس لئے یہ عذر قابلِ قبول نہ ہو۔

جواب ۷: صِحاح کی روایات کو معمولاتِ صحابہ و تابعین مجروح (کوئی خراب) نہیں کر سکتیں اس لئے معمولاتِ صحابہ و تابعین محتمل ومؤول ہیں یا یہ کہ ان کو روایاتِ صحیحہ نہ مل سکی ہوں علاوہ ازیں معمولاتِ صحابہ و تابعین کی بعض روایات ضعیف بھی ہیں۔ حدیث نہ پہنچنے کی بحث آئے گی۔ (ان شاء اللہ)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خِضَابْ: سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خِضَاب کے وہی جوابات ہیں جو ہم نے سیدنا عمر فاروق و حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں عرض کئے ہیں۔ چنانچہ مولانا عبدالحی لکھنوی مرحوم ہدیۃ النور، صفحہ ۴۳ میں لکھتے ہیں کہ

ملا علی قاری در شرح مشکوٰۃ آرد کہ خِضَابِ سیاہ حسنین وعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم بنا بر جہاد بود

یعنی حسنین (کریمین) وعثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کا خِضَاب مبنی بر جہاد تھا۔

خلاصہ کلام یہی ہے کہ دورِ صحابہ و تابعین کا چونکہ جہاد کا دور تھا اگر وہ سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) فرماتے تو ان کے لئے جائز تھا یا پھر وہ مہندی برگ نیل ملاتے جس سے سُرخی شوخ ہو جاتی جس سے دیکھنے والے کو سیاہ محسوس ہوتی جیسے گھنے درختوں کا سبزہ دور سے سیاہی محسوس ہوتی ہے اور بہشت کے باغات کو بھی **مُدْهَامَّتَانِ** (سیاہ) سے تعبیر کیا گیا ہے وہ بھی اسی وجہ سے کہ وہ سیاہی بوجہ سبزی کی شوخی کی وجہ سے ہو گی۔

چنانچہ مولانا عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ **و آنچہ از بعض صحابہ نقل کردہ بمیرین محمول است**۔ (ہدیۃ النور، صفحہ ۴۳)

یعنی وہ جو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنا) منقول ہے وہ اسی معنی پر محمول ہے۔

سوال: اس خِضَابِ سیاہ میں مہندی کے ساتھ وہی برگ نیل ملا دیا جاتا ہو تو پھر جائز رہے گا۔

جواب: وہ برگ نیل ہمارے ہندوپاک میں ہے ہی نہیں۔

چنانچہ مولانا لکھنوی مرحوم نے لکھا کہ **اما چون کتم بنا بر تحقیق و محققین کہ غیر برگ نیل است دریں دیار یافتہ نمی شود**۔ (صفحہ ۴۳)

نیز ہمارے دور کی طرح احادیث مبارکہ مجموعی طور پر نہیں ملتی تھیں اس لئے اگر بعض صحابہ یا تابعین تک نہ پہنچی ہوں اور اُنہوں نے اپنے اجتہاد سے خِضَاب کا استعمال کیا ہو تو **أَصْحَابِي كُلُّهُمْ عُدُولٌ** (یعنی میرے تمام صحابہ عادل ہیں) کے حکم پر وہ حق بجانب تھے اب ہم ائمہ کی تحقیق پر اسے عمل میں نہیں لا سکتے۔

کیونکہ جب اختلافات رفع ہو گئے احادیث مل گئیں اور مختلف روایات کی تطبیقات واضح ہو گئیں تو پھر کسی صحابی یا تابعی کے اس قول پر عمل کرنا جو جمہور صحابہ یا تابعین کی تحقیق کے خلاف ہے جرمِ عظیم ہو گا اس کی ہزاروں مثالیں کتبِ احادیث میں موجود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو ائمہ اربعہ کی تحقیق سے ہٹ کر اپنے مطلب کی دلیل کسی صحابی یا تابعی کے اقوال واحوال و اعمال کو بنائے تو اس کے اس طرز کو اسلاف و صالحین تَلْفِیْق (جھوٹ گھڑنا) کہتے ہیں اور یہی روش غیر مقلدین وہابیوں کی ہے ایسے ہی اگر کوئی اس خیال میں ہو کہ ہم چاروں اماموں میں جس کے بھی آسانی نظر آئے گی اختیار کر لوں گا چاروں فقیہوں میں سے آسان آسان چیزیں لے کر کام بنا لوں گا ایسا کرنا تمام آئمہ تابعین کے نزدیک جائز نہیں۔

اسی مشن کو لے کر مودودی اُٹھا تھا جس کا آج کل شریعت بِل والوں نے ڈھونگ رچار کھا ہے اگر یہ طریقہ قبول کر لیا جائے تو یہ تو قوم کو لڑانے کی بات ہوگی اتحادواتفاق اور محبت ویگانگت کی نہیں اسے اتباعِ حق نہیں کہا جائے گا بلکہ اتباعِ نفس وہوا کہا جائے گا۔ در حقیقت شریعت بِل [99] مودودیت کا نیا نام ہے کیونکہ یہ فکر مودودی صاحب کی تھی اور وہی فرمایا کرتے تھے کہ میں نہ حنفی ہوں نہ مالکی اور نہ شافعی ہوں نہ حنبلی ہوں نہ مقلد ہوں نہ غیر مقلد۔ کیا اسی نظریہ کی جھلک شریعت بِل میں نہیں ہے؟

اسی لئے ہماری سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) والوں سے گزارش ہے کہ جس کی حرمت پر فقہاء اور محدثین عظام نے عدم جواز بلکہ کراہت اور حرمت کا فتویٰ دیا اس پر ان صحابہ کرام اور فقہاء کرام کے اقوال واحوال سے طبع آزمائی نہ فرمایئے جن کی اکثر سندات ضعیف یا اگر کوئی صحیح ہے تو وہ مُحْمَلِ جہاد یا ان کا اپنا اجتہاد ہے ان کے اجتہاد سر آنکھوں پر، لیکن بقاعدہ شریعہ کے جس مجتہد کی خطا کا علم ہو جائے اُس پر عمل کرنا سزا کا مُسْتَوْجَب (حقدار) ہے جیسے آیت قرآن و حدیث نبوی کہ جن کی شان اقوال واحوال صحابہ وتابعین سے بڑھ کر ہیں کے منسوخ ہونے یا غیر معمول ہونے کے بعد عمل کرنا جرم عظیم ہے ایسے ہی یہاں سمجھے۔

تَلْفِیْق سے بچئے: فقہاء کرام نے تَلْفِیْق کی سخت مذمت کی ہے تَلْفِیْق یہی ہے کہ مطلب کے لئے کسی امام یا صحابی کا قول اپنایا جائے۔ اس لئے حکم ہے جب تک اپنے امام کا دامن نہ تھامیں گے بھٹکتے مر جائیں گے جیسے غیر مقلدین کا حشر ہوا یا دورِ حاضرہ میں بہت سے ڈاکٹروں اور مودودی جیسے جدّت پسندوں کا حشر ہوا۔

اختلاف فی الاسلاف

اختلاف الشیخین: سیدنا ابوبکر وسیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہم

(۱) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے ارتداد کی عورتوں کو قیدی بنانے کی تھی جبکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں اس مسئلے کے اندر سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو توڑ دیا اور اُنہیں ان کے گھر والوں کو واپس کر دیا۔

(۲) مفتوحہ اراضی کی تقسیم کے بارے میں اختلاف رہا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں مفتوحہ اراضی تقسیم کی گئیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں تقسیم نہیں ہوئیں۔

(۳) حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انتقال کے وقت اپنا جانشین مقرر کیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جانشین نہیں بنایا بلکہ معاملہ شوریٰ کے سپرد کر دیا اور یہ نقطہ نظر کا اختلاف ہے۔

اختلافِ حضرت عمر وعبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما

(99) شریعت بل ایک سیاسی ڈھونگ تھا جو چند دنوں کے بعد اپنی موت آپ مر گیا۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ رسول ﷺ میں کتاب اللہ کے سب سے بڑے قاری اور سنت رسول ﷺ کے سب سے بڑے عالم تھے۔ لوگ انہیں رسول ﷺ کے ساتھ بکثرت رہنے کی وجہ سے اہل بیت میں شمار کرتے تھے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کچھ زمانہ تک ہم ابن مسعود اور اُن کی ماں کو اہلبیت میں سمجھتے تھے کیونکہ وہ بکثرت آپ کے پاس جاتے رہتے تھے۔ ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نہیں جانتا رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد کسی کو اس آنے والے شخص سے زیادہ قرآن کا جاننے والا چھوڑا تو ابو موسیٰ اشعری نے کہا کہ وہ آپ کی مجلس میں حاضر ہوئے تھے جب ہم سب غائب ہوتے تھے اور انہیں اجازت ہوتی تھی جبکہ ہمیں روک دیا جاتا تھا۔

اختلاف فی المسائل کے نمونے: حضرت عبد اللہ بن مسعود بلند شخصیت سہی لیکن فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقابلہ کہاں ؟ اس کے باوجود دونوں کا متعدد مسائل میں اختلاف تھا۔[100]

(۱) ابن مسعود حالت رکوع میں اپنے ہاتھوں کی تطبیق[101] کرتے تھے اور انہیں گھٹنوں پر رکھتے تھے جبکہ حضرت عمر انہیں گھٹنوں پر رکھتے تھے اور تطبیق سے روکتے تھے۔

(۲) ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے تھی کہ اگر کوئی اپنی بیوی سے کہہ دے کہ "تم مجھ پر حرام ہو" تو یہ یمین اور قسم ہے جبکہ حضرت عمر اسے ایک طلاق مانتے تھے۔

(۳) ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے شخص کے بارے میں جس نے کسی عورت سے زنا کیا پھر شادی کر لی اسی عورت کے ساتھ۔ آپ فرماتے ہیں جب تک دونوں ساتھ رہیں زناکار ہوں گے جبکہ حضرت عمر کا خیال یہ نہیں تھا جبکہ وہ پہلی حالت کو زنا اور دوسری حالت کو نکاح مانتے تھے۔

ابن قیم نے حضرت ابن مسعود اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان مختلف فیہ مسائل کو سو سے زیادہ شمار کیا ہے لیکن اس قدر اختلاف کے باوجود ایک کے نزدیک دوسرے کی محبت میں کوئی کمی نہیں آئی اور نہ ایک دوسرے کے احترام اور تعلق و دوستی میں کوئی کمزوری آئی مثلاً:

حکایت: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دو شخص آئے ایک نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پڑھا اور دوسرے نے کسی اور صحابی کے پاس تو جس نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پڑھا وہ کہتا ہے کہ مجھے عمر بن خطاب نے ایسے پڑھایا ہے یہ سن کر ابن مسعود رونے لگے یہاں تک کہ کنکریاں آنسوؤں سے تر ہو جاتی ہیں اور فرماتے ہیں کہ جیسے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھایا ویسے ہی پڑھو کیونکہ وہ اسلام کا ایسا مضبوط قلعہ تھے جس میں لوگ داخل ہو کر نکلتے نہیں تھے لیکن جب ان کی شہادت ہوگئی تو قلعہ میں شگاف (درار) پڑ گیا۔

---

(100) یاد رہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی فقہ اور جلالتِ شان میں مصروف ہیں اور عبد اللہ بن مسعود اجتہادی اُمور میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مؤیدین میں سے تھے۔ بہت سے اجتہادات میں اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موافقت کی یہاں تک کہ فقہ اسلامی کے مورخین نے ان ہی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سب سے زیادہ متاثر مانا ہے اکثر دونوں آپ کے اجتہادات اور اندازِ استدلال میں متفق بھی ہوتے تھے اور اکثر عبد اللہ بن مسعود نے حضرت عمر کی طرف رجوع بھی کیا ہے۔

(101) "تطبیق" دراصل فقہی و حدیثی اصطلاح ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ رکوع کی حالت میں نمازی اپنی دونوں ہتھیلیاں رانوں کے درمیان رکھ کر رانوں کو پکڑ لے (یعنی گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کے بجائے دونوں بازوؤں کو رانوں کے بیچ میں ملا دے)۔

حکایت: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ آرہے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے تھے جب انہیں آتے دیکھا تو کہنے لگے:

كَنِيفٌ مَلِيءٌ عِلْمًا أَوْ فِقْهًا یعنی آپ علم وفقہ کا بڑا برتن ہیں۔

اور ایک روایت میں ہے: كَنِيفٌ مَلِيءٌ عِلْمًا أَثَّرْتَ بِهِ أَهْلَ الْقَادِسِيَّةِ

یعنی آپ علم کا بڑا برتن ہیں میں نے انہیں قادسیہ کے مجاہدین کے حوالہ کر دیا ہے۔

انتباہ: اس سے وہ حضرات درسِ عبرت حاصل کریں جو اختلافِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر بدظن ہو جاتے ہیں حالانکہ ان کے اختلافات مبنی بر خواہشاتِ نفسانی نہیں تھے بلکہ مبنی بر حقائق تھے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے فقیر کا رسالہ "مشاجرات صحابہ"۔

اختلاف عبد اللہ بن عباس اور زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

(۱) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور بہت سے دیگر صحابہ کا یہی قول ہے، اور اسی کے مطابق حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب بھی ہے کہ بھائی، دادا کے ساتھ وارث ہوتا ہے۔

(۲) حضرت ابو بکر صدیق اور دیگر بہت سے صحابہ کہتے ہیں کہ جواب کے مانند ہے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب بھی یہی تھا کہ میراث ہی کی مانند دادا بھی سبھی بھائی اور بہنوں کو ساقط کر دیتا ہے اور حضرت علی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کچھ دیگر صحابہ کی مانند زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب یہ تھا کہ بھائی دادا کے ساتھ وارث ہوتے ہیں اور وہ اس کے سب محجوب (اصطلاح میراث) نہیں ہوتے۔ تفصیل علم المیراث میں ہے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک روز کہا کہ تعجب ہے کہ زید بن ثابت کو اللہ کا خوف نہیں بیٹے کے بیٹے یعنی پوتے کو بیٹا بناتے ہیں اور باپ کے باپ یعنی دادا کو باپ نہیں بناتے۔

بلکہ ایک دن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ میں چاہتا ہوں کہ میں اور وہ لوگ جو میراث کے اس مسئلہ میں میری مخالفت کرتے ہیں یکجا ہوں اور اپنا ہاتھ حجر اسود پر رکھ کر مباہلہ کریں اور جھوٹے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت کریں۔

اختلاف کے باوجود آپس میں محبت کا سماں:

(۱) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن کو اپنے اجتہاد کی صحت اور زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اجتہاد پر اس قدر اعتماد تھا کہ ایک روز زید بن ثابت کو سواری پر دیکھا تو اس کی رِکاب پکڑ لی اور لے کر چلنے لگے اس پر زید بن ثابت نے کہا کہ اے چچازادۂ رسول چھوڑ دیجئے تو ابن عباس فرماتے ہیں کہ ہمیں اپنے علماء اور بڑوں کے ساتھ ایسا ہی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پھر زید بن ثابت نے کہا اچھا مجھے اپنا ہاتھ دکھایئے اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا ہاتھ نکالا تو زید بن ثابت نے اسے چوم لیا اور فرمایا کہ ہمارے نبی کے اہل بیت کے ساتھ ہمیں یہی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

فائدہ: اس میں بزرگوں کے ہاتھ پاؤں چومنے کا ثبوت ہے۔ تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ "ہاتھ پاؤں چومنا"۔

(۲) جب زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایسے ہی علم کا خاتمہ ہو گا بلکہ سنن کبریٰ بیہقی کی روایت میں ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایسے ہی علم کا خاتمہ ہوتا ہے آج بہت سارا علم دفن کر دیا گیا۔[102]

فائدہ: اس تفصیل سے واضح ہو گیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اجتہادات حق ہیں لیکن وہ اجتہادات جو احادیث یا جمہور صحابہ کی آرا کے خلاف ہو گا اس پر عمل نہیں ہو گا۔ ٹیڈی مجتہدین وکلاء، پروفیسرز اور ڈاکٹرز قسم کے لوگ انہی اختلافات سے اپنے غلط خیالات کو پروان چڑھاتے ہیں اور سیاہ خِضَاب بھی وہی ٹیڈی والی چال نہ چلیں۔

قبلہ عالم سیدنا پیر مہر علی شاہ گولڑوی سرکار قدس سرہ

حضرت گولڑوی سرکار قدس سرہ نہ صرف پیر طریقت بلکہ شریعت کے شہباز (بلند پرواز، عظیم رہنما) اور علوم وفنون کے بحرِ ذُخّار (بے پایاں اور طوفانی دریا، یعنی بہت زیادہ علم رکھنے والے) تھے۔ آپ کی علمی تحقیق کو اپنے بیگانے سب مانتے تھے، اور بقاعدہ درسِ نظامی کی تعلیم سے بہرہ وَر تھے (فیض یافتہ تھے)۔ مختلف مدارس میں مکمل علوم وفنون پڑھے، آپ کے اساتذہ آپ کی علمی استعداد پر نازاں (فخر کرنے والے) تھے۔ مولانا احمد علی مُحدّث سہارنپوری مرحوم سے سندِ حدیث حاصل فرمائی، حضرت مُحدّث سورتی جیسے محقق آپ کے ہمدرس تھے، اور آپ نے مستقل طور پر کئی سال علوم وفنون پڑھائے۔

معقول (عقلی علوم) کی مشہور کتاب قاضی مبارک کی تدریس پر علماءِ کرام حیران اور دَنگ ہو جاتے۔ اہلِ سنت کے مخالفین: روافض، وہابیہ، مرزائیوں سے علمی مناظرے خوب ہوئے۔ تحریراً و تقریراً ہر طرح سے آپ نے مخالفین کو شکست دی۔ وہابیت، مرزائیت کی بیخ کنی (جڑ کاٹ دینا) کی داستانیں تو اتنی مشہور ہیں جتنا کہ وہ خود۔

چونکہ آپ سے اللہ تعالیٰ نے روحانیت کے ذریعے اپنی خلق کو فیض رسانی کا کام لینا تھا، اسی لئے آپ کی توجہ دوسری طرف مرکوز ہو گئی۔ جیسے: حضرت عارف جامی قدس سرہ کے متعلق مشہور ہے کہ آپ اگر روحانیت میں مستغرق (گہرا غرق) نہ ہو جاتے تو کوئی بھی اہلِ علم آپ کی تحقیق کا مقابلہ نہ کر سکتا۔ بعینہٖ (بالکل اسی طرح) یہی حال سرکار گولڑوی قدس سرہ کا تھا کہ آپ نے روحانیت اور حقیقت و معرفت (باطنی علم و پہچان) میں منہمک (ہمہ تن مشغول) ہو کر علمائے حق کی تحقیقات کو واضح کیا۔ اس کے باوجود بھی جب اپنے حریفوں (مرزائیوں وہابیوں) کے مقابلہ میں اُن کے چھکے چھڑا دیئے جیسا کہ مہر منیر کے اوراق اور تاریخی حالات شاہد ہیں۔

مسئلہ خِضَاب میں آپ کی کوئی تحقیق نہیں ملتی صرف عمل مبارک مشہور ہے اور ولی کامل کا عمل واجب الاتباع نہیں ہے اور نہ ہی ان پر اعتراضات کی گنجائش ہوتی ہے۔ نامعلوم آپ نے کس وجہ سے استعمال فرمایا ممکن ہے کوئی مجبوری ہو اور خِضَاب کے عدم جواز میں فقہاء کرام نے إِلَّا بِالضَّرُورَةِ کی قید بھی لگائی ہے۔ علاوہ ازیں آپ چونکہ جزئیاتِ فقہ اور اُصول پر حاوی تھے اور ایسے حاوی اُصول و فروع کے لئے ایسے مسائل میں عِنْدَ الضَّرُورَةِ استنباط جائز ہوتا ہے لیکن وہ صرف اپنی ذات تک محدود ہوتا ہے اور بس۔ اس کی دیکھا دیکھی دوسروں کو جائز نہیں چنانچہ شامی جلد ۱ صفحہ ۴۲۶ میں ہے کہ

---

(102) السنن الكبرى للبيهقي, كتاب الفرائض, باب ترجيح قول زيد بن ثابت على غيره من الصحابة رضي الله عنهم أجمعين في علم الفرائض, 384/6, رقم الحديث 12197, دار الكتب العلمية, بيروت لبنان, الطبعة الثالثة, 1424 هـ 2003 م.

هَلْ يَجُوزُ لِلْإِنْسَانِ الْعَمَلُ بِالضَّعِيفِ مِنَ الرِّوَايَةِ فِي حَقِّ نَفْسِهِ؟ نَعَمْ إِذَا كَانَ لَهُ رَأْيٌ، أَمَّا إِذَا كَانَ عَامِّيًّا فَلَمْ أَرَهُ، لَكِنْ مُقْتَضَى تَقْيِيدِهِ بِذِي الرَّأْيِ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ لِلْعَامِّيِّ ذَلِكَ. قَالَ فِي خِزَانَةِ الرِّوَايَاتِ: الْعَالِمُ الَّذِي يَعْرِفُ مَعْنَى النُّصُوصِ وَالْأَخْبَارِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الدِّرَايَةِ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَعْمَلَ عَلَيْهَا وَإِنْ كَانَ مُخَالِفًا لِمَذْهَبِهِ.[103]

یعنی کیا کسی کو حدیث ضعیف پر اپنے لئے عمل جائز ہے یا نہیں تو اس کا فیصلہ یہ ہے کہ جائز ہے لیکن اُسے جو علم میں صاحب رائے ہو اگر عام آدمی ہو تو یہ قید ضروری ہے اس لئے خزانۃ الروایات میں ہے کہ وہ عالم جو نصوص و اخبار (قرآن وحدیث) سے واقف اور صاحب داریۃ ہو تو اس پر عمل کر سکتا ہے اگرچہ اس کے مذہب کے مخالف بھی ہو۔

اس کے بعد لکھا کہ

وَفِي الْمِعْرَاجِ عَنْ فَخْرِ الْأَئِمَّةِ: لَوْ أَفْتَى مُفْتٍ بِشَيْءٍ مِنْ هَذِهِ الْأَقْوَالِ فِي مَوَاضِعِ الضَّرُورَةِ طَلَبًا لِلتَّيْسِيرِ كَانَ حَسَنًا. اهـ. وَكَذَا قَوْلُ أَبِي يُوسُفَ فِي الْمَنِيِّ: إِذَا خَرَجَ بَعْدَ فُتُورِ الشَّهْوَةِ لَا يَجِبُ بِهِ الْغُسْلُ ضَعِيفٌ، وَأَجَازُوا الْعَمَلَ بِهِ لِلْمُسَافِرِ إِلَخْ.[104]

یعنی فخر الائمہ سے ہے کہ اگر موضعِ ضرورت (ضرورت کی جگہ) میں کوئی مفتی فتویٰ دے آسانی کے لئے تو جائز ہے مثلاً: امام ابو یوسف کا قول ہے کہ شہوت کے سبب ہونے کے بعد اگر منی خارج ہو تو غسل واجب نہیں یہ فتویٰ صرف مسافر کے لئے ہے۔

اس کلیہ کے پیشِ نظر حضرت قبلہ عالم سرکار گولڑوی قدس سرہ کا عمل مبارک خود ان تک محدود ہو گا جبکہ ہم مانتے ہیں کہ آپ علم ظاہر وباطن میں ایک بحرِ بے کنار ہیں۔ قولِ ضعیف جیسا کہ سابقاً گزرا کہ خِضاب سیاہ صحاح کی روایات کے مقابلہ میں ضعفاء سے ثبوت ملتا ہے۔ فرمایا اور کسی دوسرے کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ آپ کی دیکھا دیکھی سیاہ خِضاب (کالا رنگ) لگائے اگر کوئی ایسا کرے گا تو تَلْفِیْق (اوپر ذکر ہوا) کی زد میں ہو گا اور تَلْفِیْق شریعت میں مذموم ہے۔

ازالہ وہم: ہمارے عوام بلکہ علم کے بعض مدّعی بھی اس کا شکار ہیں کہ کسی ولی کامل کا کوئی عمل جی کو پسند آگیا تو قطع نظر اس کے اُصول شریعہ پر جواز و عدم جواز کے اُسے اپنا لیا جب سوال ہو تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ میرے شیخ کا عمل ہے لیکن انہیں معلوم نہیں کہ فناء فی الشیخ تو اس طرح کہہ سکتا ہے لیکن تم فنافی النفس ہو تمہیں کیسے روا ہو گا؟ کوئی بُرا نہ مانے تو ہمارے حالت اُس مرید جیسی ہے کہ وہ اپنے شیخ کے پیچھے جارہا تھا شیخ کے سامنے ایک حسین عورت آئی تو آپ نے کہا سبحان اللہ حسن حقیقی کے جلوے ہیں جہاں ظاہر ہوں حسین چہرہ پر بوسہ دیا (وہ کیوں اس کے جوابات فقیر کی کتاب کشف المبھات میں ہیں) مرید نے بڑھ کر تین چار بوسے جڑ دیئے۔ شیخ نے پوچھا تم نے کیوں کیا عرض کی کہ حضور کی سنت ادا کی ہے۔ شیخ آگے بڑھے سرخ لوہا گرم آگ سے گلاب کی طرح تبسم تھا شیخ نے کہا کہ کیا ہی خوب نظارے ہیں محبوب کے کہ جس رنگ میں بھی ہو خوب ہو۔ شیخ نے اسے خوب چوما لیکن مرید صاحب پیچھے ہٹ گئے شیخ نے کہا یہاں بھی تو میری سنت کر لو۔ عرض کی کہ یہ میرے بس سے باہر ہے اگر یہی حکایت میں دورِ حاضرہ کے دوستوں پر چسپاں کر دوں تو بعید از قیاس نہ ہو گا۔

---

(103) ردالمحتار, مقدمة, 74/1, شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر, الطبعة الثانية, 1386 هـ 1966 م.

(104) ردالمحتار, مقدمة, 74/1, شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر, الطبعة الثانية, 1386 هـ 1966 م.

کیونکہ سرکار گولڑوی قدس سرہ کا عمل سر آنکھوں پر لیکن پہلے مہر علی تو بن کر دکھاؤ۔ اگر فنا کا درجہ مل گیا تو مجبوراً ہمیں کہنا پڑے گا کہ وہی مجنوں والا عشق نصیب ہو گیا کہ نشتر چلتا لیلیٰ پر ہے اور خون بہتا ہے مجنون کے بازو سے۔ اسی لئے قبلہ عالم گولڑوی سرکار قدس سرہ کا عمل بجا لیکن ان جیسا علم و قوت واستنباط اور نزاکت اُمور کا فہم و دانش پیدا کرو کسی سرائیکی کے شاعر نے خوب فرمایا ہے:

محبوب تے معصوم ہن معلوم تے مکتوم ہن موجود تے معدوم ہن لعل و گہر اینویں ہوندن

تصدیقات علماءِ کرام ومشائخ عظام

امام المناطقہ حضرت علامہ مولانا عطا محمد چشتی مدظلہ العالی

حضرت مولانا المحترم لازالت فیوضاتھم

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ مکتوبِ گرامی موصول ہوا یاد فرمانے کا شکریہ کچھ عرصہ سے بوجہ بیماری علالت کمزوری ہو گئی ہے کہ لکھنے میں دقت ہوتی ہے، اس قدر گزارش ضروری سمجھی کہ جہاں تک حضرتِ اعلیٰ قبلہ گولڑوی سرکار قدس سرہ کے مقدار لِحیہ (داڑھی کی مقدار) اور خِضَابِ اسود کے بارے میں کوئی تحقیقی قول یا فتویٰ تحریر میں ہے راقم کی نظر سے نہیں گزرا۔ آپ کے وصال سے کچھ عرصہ قبل جب راقم کو شرفِ زیارت و بیعت حاصل ہوا تو آپ کی داڑھی مشہور قول قبضہ سے بھی باہر اور سفید تھی۔ کافی عرصہ سے رنگ کرنا متروک تھا البتہ اور کافی تحقیقی فتاویٰ پر مشتمل ہے۔

(۲) عجالہ پر دو رسالہ مؤلفہ مولانا محمد غازی میں بھی وسمہ خِضَاب کے بارے میں تفصیل ہے ان دو حضرات نے احادیث نہی کی تاویل فرما ہے بہر حال ایسے مسئلہ میں کسی مسلمان کو مرتکب حرام فاسق قرار دینا خالی از امکان نہیں ہے۔

چونکہ یہ سطور وقتِ تعمیل ارشاد کے لئے لکھی گئیں کوئی فتویٰ نہیں۔ آپ کا مسلک اجتہادی اور فروعی مسائل پر عدم تَسَدُّد (درشتی پرنہ) تھا مثلاً: خِضَاب ہی کو لیجئے اِجْتَنِبُوا السَّوَادَ سے پہلے 'غَيِّرُوْهُ وَأَمْرٌ' امر ہے اسی طرح صحیحین کے حوالے سے مشکوۃ ، باب الترجم :إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبِغُونَ فَخَالِفُوهُمْ[105]

اگر اس عمل کی تاویل نہ کی جائے تو اکابر اور صوفیہ سے بانسبت حضرات جنہوں نے بال سفید رکھے امر کے مخالف قرار پائیں گے پھر خِضَابِ سیاہ کے بارے میں ماجہ میں تو عَلَيْكُم بِالسَّوَادِ ارشاد علاوہ ازیں صحیحین کے شروح فتح الباری، نووی و عینی میں غور فرمائیں کہ اس کے متعلق کس قدر اختلاف ہے اور صحابہ و تابعین میں سے کتنے حضرات تھے جو سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) استعمال کرتے تھے کیا انہیں احادیثِ نہی معلوم نہ تھیں۔ مشکوٰۃ کے باب مذکور میں ہے کہ حنا وکتم بہترین خِضَاب ہے اور وسمہ کے بارے میں حضرت شیخ محقق دہلوی اشعۃ اللمعات مناجات میں فرماتے ہیں کہ وسمہ ایک نبات ہے جس سے بال سیاہ کئے جاتے ہیں جبکہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ استعمال فرماتے تھے۔ مزید تفصیل فتاویٰ نظامیہ میں ملاحظہ ہو۔

نوٹ: فتویٰ نظامیہ مولانا نظام الدین ملتانی ثم وزیر آبادی کے فتویٰ کا مجموعہ اس لئے بھی خط کافی ہے۔

---

(105) مشكاة المصابيح, كتاب اللباس, باب الترجل , الفصل الأول , 74/1, الحديث 4423۔(5), المكتب الإسلامي– بيروت, الطبعة: الثالثة, 1985م

نوٹ: فتاویٰ عالمگیری، کتاب الکراہیۃ میں ہے: أَنَّ الخِضَابَ حَسَنٌ بِالحِنَّاءِ وَالكَتْمِ وَالوَسْمَةِ[106]

علامہ ابن حجر عسقلانی جو خالص حنفی ہیں ان کی فتح الباری شرح بخاری کتاب ضرور ملاحظہ فرمائیں تا کہ ائمہ اربعہ تا مسلک حضرت گولڑوی تا آخری دور میں سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) ترک کرنا ہے۔ وَاللهُ أَعْلَمُ کمال تقویٰ پر مبنی ہو گا ورنہ آپ دوسروں کو منع فرماتے۔

معروضِ طفلانہ: حضرت علامہ عطا محمد صاحب مدّظلّہٗ کو فقیر نے عریضہ بھیجا۔ آپ نے ازراہِ شفقت فقیر کو مذکورہ بالا تحقیق سے نوازا۔ اس سے سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) کے شوقین، جو حضرت قبلۂ عالم سرکار گولڑوی قدس سرہ کو ڈھال بناتے ہیں، ان کے خیالاتِ فاسدہ (بگڑے ہوئے نظریات) وظنیات (گمان پر مبنی خیالات) کا سَدہ (راستہ) ھباءً منثوراً (ریزہ ریزہ اور بکھرے ہوئے) ہو گئے۔

جبکہ علامہ صاحب فرماتے ہیں کہ آپ نے آخری عمر میں سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) کا ترک کر دیا، اور جب استعمال فرماتے تب بھی سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) نہ ہوتا، بلکہ مہندی کے اندر وہ بوٹی ملاتے جو سُرخی کی تیزی میں اضافہ کرتی، جو سیاہی مائل محسوس ہوتی، جسے دیکھنے والا سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) محسوس کرتا۔ اور ہم نے بھی اس کے استعمال کا جواز لکھا ہے، لیکن وہ بوٹی پاک وہند میں نایاب (کم یاب، ملنے میں مشکل) ہے، تو ممکن ہے آپ کو دوسرے ممالک سے حاصل ہوئی ہو جبکہ آپ کا حلقۂ مریدین وسیع تھا۔

آپ کا دوسروں کو نہ روکنا کی توجیہہ (سبب کی وضاحت) حضرت علامہ مدّظلّہٗ نے خود بیان فرمادی ہے، اور حضرت علامہ کے حوالہ جات وارشادات کی تفصیل فقیر نے سابق اوراق میں لکھ دی ہے۔

حضرت علامہ حافظ محمد شفیع اُوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ: آپ نے سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) کے جواز پر رسالہ لکھا لیکن اسے محققین نے تسلیم نہ فرمایا اور نہ ہی وہ مجتہد تھے کہ ان کا قول قابلِ حجت ہو ان کی تحقیق امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی ہمیں ان کی شخصیت کا اعتراف ہے لیکن میدانِ تحقیق کا وہ رتبہ جو امام بریلوی قدس سرہ کا ہے حافظ صاحب مرحوم کو مقابلہ میں لانا خود ان کی اپنی ذات بھی اتنی جرأت نہیں کر سکتی تھی۔ ہاں ان کے رسالہ کو غور سے پڑھا جائے تو جن عوارض سے اُنہوں نے رسالہ لکھا تھا ان کے معترضین کا منہ بند کرنے کے لئے اچھا ہے۔

انتباہ: وہ علماء حضرات یا عوام سیاہ خِضَاب (کالا رنگ) لگا کر حضرت قبلہ عالم گولڑوی سرکار قدس سرہ کو ڈھال بناتے ہیں انہیں چاہیے کہ ایک گناہ کے ارتکاب پر اللہ کے ولی کامل کو اپنے اوپر موردِ الزام کی سزا مزید بر آں نہ بڑھائیں اس لئے بہتر ہے کہ سیاہ خِضَاب (کالا رنگ کرنے) سے توبہ کیجئے اگر شوق پورا کرنا بھی ہے تو ایک محبوب خدا کو موردِ الزام بنا کر گناہ نہ کیجئے اس سے سزائے آخرت میں اضافہ ہو گا۔

(۱) عجالہ نافعہ کے جوابات فقیر نے عرض کر دیئے ہیں۔

---

(106) الفتاوى العالمكيرية = الفتاوى الهندية, كتاب الكراهية وهو مشتمل على ثلاثين بابا, الباب العشرون في الزينة واتخاذ الخادم للخدمة, 359/5, الناشر: المطبعة الكبرى الأميرية ببولاق مصر (وصَوّرتها دار الفكر بيروت وغيرها), الطبعة: الثانية, 1310هـ

(۲)حضرت مولانا نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ میں کوئی نئی بات نہیں ہے اُنہوں نے عجالہ نافعہ کی عبارت نقل فرمائی ہے اُنہوں نے غیر مقلدین کے سوال کے جواب میں لکھا ہے جس سے اس کا خصم کو اثبات دعویٰ نہیں ہونا چاہیے تھا۔ جیسے: اُنہوں نے لکھا آخر میں اس کا نتیجہ نکالا کہ یہ مکروہ تنزیہی ہے وغیرہ وغیرہ۔ بہر حال حضرت حافظ اوکاڑوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق ان کی اپنی رائے تک محدود ہے ہم ان کی تحقیق کو حجت نہیں سمجھتے۔

نوٹ: جس دوران اُنہوں نے رسالہ سیاہ خِضَاب لکھا تھا بہت سے علمائے اہل سنت نے ان سے اختلاف کا بر ملا اظہار کیا تھا یہی وجہ ہے کہ ان کی تحقیق اپنے تک محدود رہی۔

علمائے سندھ کے محقق اُستاد علامہ محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ

آپ سندھ کے بیشمار علماء و مشائخ کے استاد ہو گزرے ہیں۔ پیر طریقت حضرت علامہ محمد قاسم صاحب مشوری رحمۃ اللہ علیہ (لاڑکانہ سندھ) آپ کے ہی شاگرد ہیں۔ ان کے ہاں استفسار کے طور مسئلہ پیش ہوا آپ نے اس کا فارسی میں جواب لکھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مردوں کو داڑھی وغیرہ کے بال سیاہ خِضَاب سے کالے کرنا حرام ہے آپ کی طویل تحریر ایک رسالہ کی صورت اختیار کر گئی۔ قلمی مسودہ فقیر کے پاس محفوظ ہے جو صاحب تسلی کرنا چاہیں تو فقیر کے کتب خانہ میں قدم رنجہ فرمائیں اور مطالعہ فرمائیں۔ اُنہوں نے اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی طرح، احادیث مبارکہ کے بعد فقہاء کی عبارات نقل کر کے مخالفین کے اعتراضات کے جوابات تحریر فرمائے ہیں نہایت ہی قابل مطالعہ رسالہ ہے۔

هَذَا آخِرُ مَا رَقَمَهُ قَلَمٌ

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور۔ پاکستان

۱۷ ذیقعدہ ۱۴۰۷ھ